صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 14 فروری 2011 بمطابق 10 ربیع الاوّل 1432 ہجری صبح گیارہ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ المُلکِ تُؤتِی المُلکَ مَن تَشَآءُ وَتَنزِعُ المُلکَ مِمَّن تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ بِیَدِکَ الخَیرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌO تُولِجُ الَّیلَ فِی النَّھَارِ وَتُولِجُ النَّھَارَ فِی الَّیلِ وَتُخرِجُ الحَیَّ مِنَ المَیِّتِ وَتُخرِجُ المَیِّتَ مِنَ الحَیِّ وَتَرزُقُ مَن تَشَآءُ بِغَیرِ حِسَابٍO

(ترجمہ): (اے محمد ﷺ) آپ (اللہ تعالیٰ سے) یوں کہئے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے آپ ملک جس کو چاہیں دیدیتے ہیں اور جس سے چاہے ملک لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔ آپ رات (کے اجزا) کو دن میں داخل کر دیتے ہیں اور (بعض فصلوں میں) دن (کے اجزا) کو رات میں داخل کر دیتے ہیں اور آپ جاندار چیز کو بے جان سے نکال لیتے ہیں (جیسے بیضہ سے بچہ) اور بے جان چیز کو جاندار سے نکال لیتے ہیں (جیسے پرندے سے بیضہ) اور آپ جس کو چاہتے ہیں بے شمار رزق عطافرماتے ہیں۔

وآخِرُالدَعوَانَا اَنِ الحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جزاکم اللہ

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: 'کوئسچنز آور' ۔ ثاقب اللہ خان تہ او عاقل شاہ صاحب تاسو زمونږ د ے خویندو پسے ورشئ او هغوی تہ اووایئ چہ راشئ۔ فرسٹ کوئسچن، مفتی سید جانان صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب قائم مقام سپیکر: کس کیلئے سپلیمنٹری کوئسچن، پلیز کوئسچن نمبر؟

حاجی قلندر خان لودھی: 1161۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question?

حاجی قلندر خان لودھی: سر، میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ مارچ 2008 میں جناب سپیکر، ہم نے کمرے Occupy کر لیے تھے، ہم کمروں میں گئے تھے اور یہ ہاسٹل بالکل Complete تھا، اس کے بعد اس پر 4 کروڑ 52 لاکھ 94 ہزار روپے کہاں سے خرچہ آگیا اور کس بات پر خرچ ہو گئے؟ اور اس میں ٹھیک ہے کہ جنریٹر والی بات جو ہے، وہ ایک کروڑ کی ہے اور وہ نظر آ رہی ہے، باقی یہ کس چیز پر؟ یہ تو Complete ہاسٹل تھا، جب یہ الیکشن ہوا، اس کے بعد 3 مارچ کو ہم نے Occupy کر لیا، وہ کمرے ٹھیک ٹھاک تھے اور اس میں سب کچھ تھا، فرنیچر بھی تھا، ایک اور دوسرا ضمنی یہ ہے کہ 09-2008 میں بھی یہ کہتے ہیں کہ Furnishing کیلئے ہم نے 96 لاکھ 61 ہزار 936 روپے لگائے ہیں اور پھر اس میں 2009-10 میں دوبارہ کہہ رہے ہیں کہ پھر Furnishing کیلئے ہم نے 52 لاکھ 87 ہزار روپے، ایک سال کے اندر انہوں نے چند مہینوں کے اندر اندر دوبارہ اتنے پیسے خرچ کر لیے تو اس کا جواب مجھے دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: زہ عرض کوم چہ ما تہ ډیپارټمنټ اوس د دے Explanation جوابونہ راکړی دی، زہ بہ تاسو تہ دا ریکویسټ اوکړم چہ دا کوم کوئسچنز نن د مواصلاتو دی، دا د پینډنګ کړے شی چہ Concerned منسټر صاحب راشی نو صحیح جواب بہ هم هغہ ورکړی، کہ زہ هسے دروغ

ربنتیا وایم نو هغه فائده نه لری، چه دوئ Satisfied وی۔ زه به ستاسو شکر گزار یم او خواست کوم چه دا د پینډنگ کړے شی۔

Mr. Acting Speaker: Kept pending.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میرا بھی اسمیں ضمنی کوسچن تھا، مهربانی اوکړئ دا ټول کوئسچنز د پینډنګ کړے شی چه منسټر صاحب راشی نو صحیح جواب به ورکړے شی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ټول خو نه یا دوی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ټول یادوی جی۔

Mr. Acting Speaker: All?

سینیئر وزیر (بلدیات): او سپیکر صاحب، دا خواست کوم چه د سی اینډ ډبلیو چه کوم کوئسچنز دی، دا ریکویسټ کوم چه دا کوئسچنز د پینډنګ کړے شی، ټول کوئسچنز، ولے چه هغه Concerned Law Minister چه هغوی On behalf of Chief Minister جواب ورکوی، هغه هم نشته او ما چه څنګه تاسو ته عرض اوکړو چه ما ته اوس د دے ضمنی جوابونه ملاؤ شو نو زه اوس به دیکښے څه جواب ورکړم؟ نو دا خواست کوم چه دا د پینډنګ کړے شی۔

Mr. Acting Speaker: All the Questions pertaining to the C&W department are kept pending. The next Question, Malik Qasim Khan, the honourable MPA, Question No. 1255.

* 1255 _ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں بیمار صنعتی یونٹس موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے میں کل کتنے بیمار صنعتی یونٹس موجود ہیں، تمام شہروں اور صنعتوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ یونٹس کے بند ہونے کی تاریخیں اور دوبارہ کھلنے کی صورت میں تاریخیں فراہم کی جائیں؛

(iii) حکومت مذکورہ بیمار یونٹس کی بحالی کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): (الف) یہ بات درست ہے کہ صوبے میں بیمار صنعتی یونٹس موجود ہیں۔

(ب) (i) سرحد ڈویلپمنٹ اتھارٹی خیبر پختونخوا کی صنعتی بستیوں میں بیمار صنعتوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

سیریل نمبر	صنعتی بستی	بیمار صنعتی یونٹس
1	پشاور	49
2	حطار	91
3	گدون امازئی	138
4	نوشہرہ	4
	ٹوٹل	282

(ii) درست/ صحیح ڈیٹا موجود نہیں۔

(ii) صوبے میں بیمار صنعتی یونٹس کے مسائل کو سمجھنے اور ان کی بحالی کیلئے نوٹیفیکیشن نمبر SO II (IND) 3-13/2007 مورخہ 25 ستمبر 2007 کے تحت سیکرٹری صنعت صوبہ خیبر پختونخوا کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی، اس کمیٹی کی مدد کیلئے پراونشل چیف، سمیڈا کی سربراہی میں ایک سپیشل ڈسک قائم کیا گیا جس میں ایس ڈی اے کو بھی نمائندگی حاصل تھی۔ جس نے صنعتی بستی پشاور سے بیمار صنعتوں کی بحالی کیلئے ایک رہبر منصوبہ شروع کیا۔ اس کی کاوشوں سے صنعتی بستی پشاور میں دس بیمار یونٹس بحال ہو چکے ہیں۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question?

ملک قاسم خان خٹک: یس سر۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں آنریبل منسٹر سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہاں انہوں نے لکھا ہے کہ پشاور میں 49 ہیں، حطار میں 91 ہیں، گدون امازئی میں 138 ہیں، نوشہرہ میں۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ناراض خواتین اراکین اسمبلی ایوان میں تشریف لے آئیں)

(تالیاں)

ملک قاسم خان خٹک: چار ہیں، تو میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ تو بڑی تعداد میں بیمار صنعتیں ہیں، اس میں صحتمند کتنی اور کون کونسی ہیں؟

Mr. Acting Speaker: Minister concerned, please.

سید احمد حسین شاہ(وزیر صنعت و حرفت): جناب سپیکر، میں اپنے معزز رکن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج ایک انتہائی Important معاملے کے اوپر انہوں نے اپنا کوسچن دیا ہے اور میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہمارے صوبے کے اندر 2200 سے زیادہ انڈسٹریز جن میں جو Sick Industries ہیں، جن کے بارے میں یہاں پر لکھا گیا ہے، یہ تقریباً Sick Industries 37% بنتی ہیں اور باقی جو انڈسٹریز ہیں، وہ اللہ کے فضل و کرم سے کچھ نہ کچھ کام ضرور کر رہی ہیں۔ میں تو یہ نہیں کہونگا کہ ہمارے صوبے کی انڈسٹریز بہت اچھے لیول کے اوپر کام کر رہی ہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ جو ہمارے صوبے کے اندر کافی عرصے سے Insurgency کے معاملات اور پھر سیلاب کے سلسلے آئے تو اس کی وجہ سے ہمارے انڈسٹریز کے حالات کافی خراب رہے ہیں، اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی صوبائی حکومت جو ہے، کافی زیادہ توجہ انڈسٹریز کی طرف دے رہی ہے اور ہمارے ساتھ وفاقی حکومت بھی مل کر، اور آپ کو پتہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے پرائم منسٹر صاحب یہاں پر تشریف لائے تھے اور انڈسٹری کیلئے ایک پیکیج بھی انہوں نے دیا، جس کے اوپر کافی کام ہو رہا ہے اور اس کے اندر چیف منسٹر صاحب نے کمیٹی بنائی ہوئی ہے جس میں میں خود ہوں، منسٹر فنانس ہیں، منسٹر انفارمیشن ہیں اور سیکرٹری انڈسٹریز ہیں، سیکرٹری فنانس ہیں، سیکرٹری پی اینڈ ڈی ہیں اور باقی ہمارے انڈسٹریز کے ساتھ تعلق رکھنے والے چیمبر آف کامرس کے لوگ ہیں اور اس کی سیریز آف میٹنگز ہماری فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ بھی ہو رہی ہیں، جس میں کافی سارے معاملات کے اوپر انہوں نے SRO's جاری کر دیئے ہیں اور چند چیزیں جو باقی ہیں، وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ ان کو دے دی جائینگی، For example میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہمارے صوبے میں اب جتنی بھی نئی انڈسٹریز لگیں گی، اس میں جو مارک اپ ریٹس ہیں وہ 7% کر دیئے گئے ہیں، Whereas the normal mark up rates جو ہیں، وہ 14% سے 17% تک ہیں۔ اسی طرح کافی سارا کام ہم مختلف انڈسٹریل زونز کے اندر کر رہے ہیں، ابھی تک تقریباً 300 ملین کی ہماری ایک سکیم آ رہی ہے بلکہ اس کے اوپر 94 ملین کا کام ہم نے اس کے اندر شروع بھی کر دیا ہے اور 300 ملین کی سکیم ہے جس میں ہم اپنے صوبے کے تمام انڈسٹریل زونز کے انفراسٹرکچر کو مضبوط کر رہے ہیں، ان کیلئے Modernization کر رہے ہیں، اسی طرح تقریباً 20 ملین ڈالر کا ہمارے پاس فنڈ آ رہا ہے جس کو ایم ٹی ڈی ایف کے تعاون سے، اور اس 20 ملین ڈالر سے ہم

انڈسٹریز میں Rehabilitation اور اپ گریڈیشن کرینگے اور اس کے ساتھ ہم نے اپنے اداروں کی Restructuring شروع کی ہوئی ہے۔ایس آئی ڈی بی کی ہم Restructuring کر چکے ہیں اور ایس جی ای کی Restructuring جو ہے، وہ بھی ہم نے شروع کی ہوئی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد ہو جائیگی تاکہ ہمارے ادارے مضبوط ہو جائیں اور انڈسٹری کی طرف ہم موؤ کر سکیں اور انشاءاللہ میں اپنے تمام بھائیوں کو یہ بات بھی بتاتا چلوں کہ جون اس Financial year کے End تک ہم ایک جامع انڈسٹریل پالیسی لے کر آرہے ہیں اور اس انڈسٹریل پالیسی کے آنے سے ہمارا جو ماحول ہے، اس کے مطابق انڈسٹریل پالیسی بنے گی اور بہت زیادہ فائدہ انڈسٹریز کو ہوگا تو اللہ کے فضل و کرم سے ہماری انڈسٹریز Revival کی طرف بڑھ رہی ہیں اور آپ نے بیمار انڈسٹری کے جو تحفظات ظاہر کئے تو مجھے انشاءاللہ یقین ہے کہ By the end of our tenure ہماری ساری کی ساری Industries revive ہو جائیں گی اور انشاءاللہ ہمارا کوئی بھی بیمار صنعتی یونٹ نہیں رہے گا۔اسی طرح لوڈشیڈنگ کے بارے میں جو ہمارا بنیادی مسئلہ تھا، وہ بجلی کا اور گیس کا، تو اس میں ہماری سیریز آف میٹنگز ہوتی رہیں اور اس دفعہ ہم نے چیمبر آف کامرس کے ایک شخص کو بورڈ کا ممبر بھی بنایا ہے اور ان کے وہاں پر بیٹھنے سے بھی کافی فرق پڑیگا۔انڈسٹریلائزیشن کی طرف، سیریز آف میٹنگز میں، جو ہماری اندسٹریز کے اندر آٹھ آٹھ گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہوتی تھی، اس کو Reduce کر کے ہم چار گھنٹے کے اوپر لے آئے اور ساتھ ہی گیس کے سلسلے میں جو لوڈشیڈنگ ہو رہی تھی، اس بارے Industrialists ہمارے کورٹ میں گئے ہوئے تھے اور حکومت نے ان کے ساتھ پوری معاونت کی ہے اور یہ پورے صوبے کیلئے خوش خبری کی بات ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمارے صوبے کے اندر گیس کی لوڈشیڈنگ نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ ہماری Production سے consumption کہیں زیادہ ہے، تو وہ انڈسٹریز کے ساتھ ساتھ پورے ڈومیسٹک سیکٹر کو بھی اس کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے صوبے میں کافی عرصے سے بہت کم گیس کی لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے اور انڈسٹریز کے اندر لوڈشیڈنگ تقریباً ختم ہو چکی ہے اور صرف سردیوں کی وجہ سے تھوڑی سی اس میں پریشر کی کمی ہے جس کو Meet کیا جائیگا۔تو انشاءاللہ تعالیٰ میں اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت مکمل طور پر انڈسٹریز کی Revival کے اوپر کام کر رہی ہے اور ہمارے چیف منسٹر

صاحب نے ایک ہائی لیول کمیٹی بنائی ہے اور اس کمیٹی کی میٹنگز ہمارے Industrialists کے ساتھ ہوتی رہتی ہیں اور اس کمیٹی کی جو اتھارٹی ہے، جو بھی Decision وہ کمیٹی لیگی، اس کو چیف منسٹر ڈائریکٹیو سمجھا جائے گا۔ تو اتنے بڑے بڑے کام جو ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب نے کئے اور ہماری حکومت نے کئے ہیں اور انشاء اللہ میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ انڈسٹریلائزیشن کی طرف ہم بہت زیادہ کام کرینگے کیونکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ جب تک پرائیویٹ سیکٹر کے اندر ہمیں روزگار نہیں ملے گا، اس وقت تک ہم اپنے صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن نہیں کر سکتے۔ شکریہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک قاسم خان۔

ملک قاسم خان خٹک: آنریبل منسٹر صاحب بڑے شریف انسان ہیں اور معزز ہیں، میں ان سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ 2008 سے لیکر Present government کے تین سالوں کے دوران کوئی ایسی انڈسٹری کا نام بتائیں جو ان کے دور میں چالو ہوئی ہو؟

وزیر صنعت: جناب والا، اس دفعہ جو اس سال کے اندر ہماری کارپٹ نگر کی سکیم ہے جو اے ڈی پی Cap ہونے کی وجہ سے تھوڑی رکی ہوئی ہے لیکن انشاءاللہ بہت جلد ریلیز ہو جائیگی۔ اسی طرح ملک قاسم صاحب کے اپنے علاقے کے اندر کرک کی جو ہماری انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، اس کی پلاٹنگ کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور اس کا انفراسٹرکچر بھی بن چکا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے ملک صاحب کو اس کا بڑا فائدہ ہوگا اور ان کے بڑے لوگ جو ہیں، ان کو روزگار حاصل ہوگا اور وہ انڈسٹریل اسٹیٹ بھی چل جائے گی۔ اسی طرح حطار کے اندر پانچ سو ایکڑ کی ہم نے Extension کی ہے جس کی Payment شروع ہو چکی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پلاٹس جاری ہونا شروع ہو جائینگے۔ اسی طرح مردان کے اندر ہم نے Extension کی ہے اور اس کی پلاٹنگ بھی ہو چکی ہے اور اس کے اوپر کام بھی شروع ہو رہا ہے اور انشاءاللہ بہت جلد شروع ہو جائے گی۔ ساتھ ہی آپ کے (PASTIC) پاکستان سائنٹیفک اینڈ ٹیکنالوجیکل انفارمیشن سینٹر کے تعاون سے نوشہرہ کے اندر ہم نے ماربل اینڈ گرینائیٹ سٹی کا اجراء کر دیا ہے جس کی پلاٹنگ ابھی شروع ہو رہی ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ مانسہرہ میں ایک ماربل اینڈ گرینائیٹ سٹی بن رہی ہے اور ایک چترال میں ماربل اینڈ گرینائیٹ سٹی بن رہی ہے تو یہ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ پچھلے دس بارہ سال میں جو انڈسٹریز کے اندر کام نہیں ہوا تھا، اللہ

کے فضل و کرم سے آپ کے دور حکومت میں ہم چھ انڈسٹریل زونز کو Rehabilitate کر رہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ تین مزید انڈسٹریل زونز ہمارے پاس آرہے ہیں جی۔

ملک قاسم خان خٹک: مطمئن ہوں جی۔

Mr. Acting Speaker: Not pressed. I say welcome to the honourable ladies MPA's.

مسٹر ثاقب اللہ خان! بشیر بلور صاحب ریکویسٹ اوکڑو چہ خومرہ کوئسچنز دی، Related to the C&W department، دا لر پینڈنگ اوساتئ ځکہ چہ لاء منسٹر صاحب هم نشته دے نو ستاسو کوئسچنز مونږ ټول Including yours، ٹھیک شوہ، For your kind information۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، ستاسو ډیره مهربانی چه تاسو ما له ټائم راکړو جی، زه دے خپلو خویندو ته هرکلے وایم سر، تاسو ته۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ستاسو په انسٹرکشنز مونږ لاړو او د دوئ د منور سلطانه بی بی، Specially او د نورو خویندو ډیره مهربانی چه زمونږ خبره ئے اومنله او هاؤس ته راغلے جی۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Acting Speaker: Next Question, Israrullah Gandapur Sahib, reply is not yet received.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ اس میں میری گزارش آنریبل منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ یہ سوال دسمبر 2009 میں بھیجا گیا تھا، ابھی تک Reply نہیں آیا تو مہربانی کرکے اگر اس میں کوئی مشکلات ہیں تو وہ بتادیں تاکہ۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: عاقل شاہ صاحب، یہ کوئسچن جو ہے، یہ ایڈمٹ ہوا ہے 17 دسمبر 2009 کو اور 17 دسمبر 2009 کو ہی ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا گیا ہے، اب تقریباً چودہ مہینے ہو رہے ہیں، ابھی تک آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے جواب نہیں آیا ہے۔

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل و ثقافت): جناب سپیکر، میرے پاس تو جواب موجود ہے۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بس آپ کے پاس جواب موجود ہوگا لیکن ہمارے پاس نہیں ہے اور ان کے پاس بھی نہیں ہے۔

وزیر کھیل وثقافت: آپ کے سیکرٹریٹ نے Provide نہیں کیا ہوگا۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دا ولے سیکرٹریټ ته نه دے راغلے؟ دا خو تاسو خپل ډیپارټمنټ نه تپوس اوکړئ چه تا له ئے درکړے دے او اسمبلئ له نه دے ورکړے، دا خو مطلب یو، بلکه It amounts to breach of۔۔۔۔۔

وزیر کھیل وثقافت: میں اپنے سیکرٹریٹ سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو جواب بھیجا ہے کہ نہیں، آپ اپنے سیکرٹریٹ سے پتہ کریں کہ جواب پہنچا ہے؟ کیونکہ میرے پاس تو جواب موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی تک سیکرٹریٹ کو نہیں پہنچا، میرے خیال میں راستے میں ہوگا۔ ٹھیک ہے، مطلب ہے ان کو ڈائریکشنز دیں کہ وہ آج۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔Next۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ډیفر ئے کړئ۔۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ډیفر شو کنه۔ مفتی سید جانان صاحب۔ اس میں۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جی سر۔

Mr. Acting Speaker: Please, Question number?

حاجی قلندر خان لودھی: سوال نمبر 1019۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question?

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، یہ بڑا اچھا سوال انہوں نے پوچھا تھا، مؤور موجود نہیں ہے، اس پر میں نے بڑا غور کیا ہے۔ جناب سپیکر، اس میں عجیب مسئلہ ہے کہ بعض ڈسٹرکٹس کو صرف ساٹھ ہزار روپیہ دیا گیا ہے یا بعض مدارس کو صرف بیس ہزار روپیہ دیا گیا ہے اور بعض مدارس کو چار لاکھ روپیہ دیا گیا ہے، بیس ہزار اور ایک مدرسے کو چار لاکھ دے دیئے، ٹھیک ہے۔ اس کے بعد ایک ڈسٹرکٹ کو ستاسی لاکھ روپے اور ایک ڈسٹرکٹ کو پچاس ہزار روپے دے دیئے گئے، تو میں منسٹر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ آیا

انہوں نے کونسے میرٹ اور کونسے Criteria پر یہ پیسے دے دیئے ہیں؟ ایک ڈسٹرکٹ میں پچاس پچاس ہزار روپے دے دیئے ہیں، ایک ڈسٹرکٹ میں ستائیس لاکھ روپے دے دیئے ہیں اور ایک مدرسے کو بیس ہزار دیتے ہیں اور ایک کو چار لاکھ تک دے رہے ہیں تو اس میں کونسا میرٹ انہوں نے رکھا ہے اور کونسا شفاف حساب انہوں نے، اور یہ کہ ان سے کونسا تعمیر کا کام ہوگا؟

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، اس ضمن میں میں سپلیمنٹری پوچھنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہاں پر انہوں نے جو لسٹ دی ہے Grant in Aid میں، انہوں نے کہا ہے کہ کم اضلاع کو مدارس اور مساجد کیلئے امداد دیتے ہیں، اس میں کیا Criteria ہے؟ ایک یہ بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ آیا ہم اپنے سپیشل پیکج میں جو ممبران اسمبلی ہیں یا ٹی ایس پی میں ہم مدارس کی Repairing یا ان کی تعمیر کیلئے یا مساجد کی تعمیر کیلئے رقم رکھ سکتے ہیں یا نہیں رکھ سکتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، مائیک Off ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نور سحر کا مائیک آن کریں، پلیز۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے منسٹر صاحب سے یہ کوئسچن کرنا ہے کہ جب یہ Grant in Aid دیتے ہیں تو اسکی کوئی چیکنگ کا بھی طریقہ کار ہوتا ہے کہ نہیں؟ تین سالوں میں آیا انہوں نے کبھی چیکنگ کی ہے کہ نہیں کی ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نگہت بی بی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس کوئسچن میں ایک بات مجھے واضح طور پر محسوس ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے اپنے حلقے کیلئے تو بیس لاکھ روپے کر دیئے ہیں اور چیف منسٹر صاحب کے حلقے کیلئے پچاس لاکھ روپے اور باقی حلقوں کیلئے کہیں تیس ہیں، کہیں بیس ہزار روپے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کسی کمیٹی کو ریفر کرکے یا

ان سے پوچھ کے کہ اس کا کیا طریقہ کار ہے؟ کہ اپنے حلقے کیلئے تو آپ بیس بیس لاکھ، پچاس پچاس لاکھ روپے کرتے ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نمروز خان پلیز، یہ Discrimination کیوں؟

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور): شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، جناب آنریبل ممبر چه کوم سوال اوکړو، دے وخت کښے مفتی صاحب نشته، کوم ځائے پورے چه د پیسو د ګرانټ ان ایډ تقسیم دے، دا صوبائی حکومت مونږ ته، اوقاف ته راکوی او بیا هغه مونږ On need basis ورکوؤ چه کوم ضرورتمند مدارس دی، هغے ته ئے ورکوؤ او هر ضلعے ته چه کوم د چا Application راځی، درخواست ئے راځی نو هغه بنیاد باندے هغه تقسیمیږی۔ د هغے د پاره یو داسے Criteria نه ده چه ګنی یو مدرسه ده او هغه غټه مدرسه ده، هغے کښے په لکهونو روپئ خرچه ده او بله یو وړه مدرسه ده چه هغے کښے حفظ او د ناظرے تعلیم کیږی نو هغے ته مونږ په هغه مناسبت باندے پیسے ورکوؤ۔ دا دوئ چه کوم سوال اوکړو چه بیس هزار یا تیس هزار یا پچاس هزار نو دا خبره ده چه کوم ځائے کښے د ضرورت په مطابق سره هغه مونږ په هغے کښے هغوی ته هغه حصه ورکوؤ، د دے د پاره څه فارموله نشته چه یو مدرسه ده چه هغه غټه ده او بله وړه ده او په هغه حساب باندے هغه تقسیمیږی نو ان شاءالله هغے کښے څه داسے فرق نه دے راغلے او چه ستار صاحب کوم کوئسچن اوکړو نو کوهستان ته مونږ ورکړے دی، ځنی ځائے کښے بیس هزار روپئ شوے دی، تیس هزار ورکړے شوی دی چه کوم د دوئ درخواستونه راغلی دی، په هغه Basis باندے ئے ورکړے دی، چه درخواست ئے نه وی راغلے نو هغوی ته مونږ بیا پیسے نه دی ورکړی، دا چه کوم تقسیمیږی نو مونږ هغے کښے څه قسمه فرق نه کوؤ، په ټولو ضلعو کښے مونږ خپله صحیح حصه ورکړے ده۔

جناب قائم مقام سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: بہبود آبادی کی انکے پاس سلائی مشینیں آئی تھیں، انہوں نے ہمیں بھی خط لکھا کہ میرے پاس مشینیں ہیں، یہ اپنے نادار لوگوں کو دو تو ہم انکے مشکور بھی ہیں۔ تو منسٹر صاحب ہمارے بھائی ہیں، دوست ہیں، اس ہاؤس کا اہم حصہ ہیں تو اس میں چند حلقوں کیلئے انہوں نے مخصوص کر دیئے ہیں کہ پی

ایف میں صرف ستائیس لاکھ روپے دیتے ہیں، ایک ڈسٹرکٹ میں یہ پچاس لاکھ روپے دے رہے ہیں اور ایک سکول کو بیس ہزار روپے دیتے ہیں، اس کی مرمت کیلئے، تو بیس ہزار میں کیا مرمت ہو گی؟ اور دوسرے سکول کو یہ چالیس لاکھ روپے دیتے ہیں اور اس کے ساتھ دوسرا تھوڑا سا میرا یہ ہے کہ بلور صاحب سینئر منسٹر صاحب نے اعلان کیا تھا کہ گو کہ ہمارا صوبہ دہشتگردی کی لپیٹ میں ہے، اس لئے یہ میونسپل کمیٹی والے کرائے نہیں بڑھائیں گے تو آیا منسٹر اوقاف بھی اس کا ارادہ رکھتے ہیں کہ یہ بھی اپنے کرائے نہ بڑھائیں؟ چونکہ یہ لوگوں کے کرائے بڑھا رہے ہیں تو دہشتگردی میں ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ٹیکسز سے چھوٹ مل جائے اور دوسری طرف ہم اپنے کرائے بڑھا رہے ہیں، اس کے متعلق بھی یہ کچھ جواب دیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نمروز خان۔

وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: لودهی صاحب چه کوم کوئسچن اوکړو، یو خو دوئ اووئیل چه دا کوم مدارس چه ما اوس تاسو ته تفصیل بیان کړو، د دے یو مخصوص Criteria نه ده بلکه On need basis مونږ مدارسو ته امداد ورکوؤ۔ دا هم مونږ ته صوبائی حکومت ګرانټ ان ایډ په شکل کښے راکوی او په هغے کښے 70 percent وفاق تقسیموی او 30 percent د چیف منسټر صوابدید باندے دے نو دیکښے د دے باقاعده څنګه چه نورسحر صاحبے کوئسچن اوکړو چه دیکښے څه آډټ شته او که نشته؟ نو په دیکښے باقاعده آډټ کیږی او چیک کیږی او د هغے باقاعده Statements موجود دی، ریکارډ ئے موجود دے، هغے کښے څه قسمه داسے خبرے نشته۔ باقی پاتے شوله دا لودهی صاحب وائی د کرایانو باره کښے، نو کرایانے زمونږ د اوقاف یو سیلف فنانس اداره ده، دا صوبائی حکومت فنډ دے ته نه ورکوی بلکه دا سیلف فنانس کوی او سیلف فنانس کښے دا خپل امداد پخپله چه کومه محکمه کښے اخراجات راځی، هغه هغے کښے پوره کوی۔ آمدن د هغے راځی نو هغه هغے کښے تنخواګانے ورکوؤ او هغے باندے هغه خپل اخراجات پوره کیږی نو په دے وجه باندے دا سیلف فنانس اداره ده۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، پوائنټ آف آرډر۔

جناب قائم مقام سپیکر: زمین خان! ستا څه پوائنټ آف آرډر دے ؟

وزیراوقاف،حج،مذہبی واقلیتی امور: نو صوبائی حکومت د یکښے فنډ نه ورکوی۔

Mr. Acting Speaker: Must be relevant to the subject matter.

جناب محمد زمین خان: زما ګزارش صرف دا وو چه یره آنریبل منسټر صاحب اوفرمائیل چه یره مونږ دا کوم ګرانټ ان ایډ تقسیموؤ نو د دے د پاره څه رولز او طریقه کار نشته نو زه خو وایم چه یره دا ګرانټ ان ایډ یا هر څه چه تقسیمیږی نو دا به د خاص قانون تحت، د یو ایکټ تحت لاندے تقسیمیږی او دوئ ته به ورکړے کیږی۔ پکار خو دا وه چه څه رولز ریګولیشن، څه طریقه کار خوئے وی خو که فرض کړه نه وی نو زما دا ګزارش دے چه دا د سټینډنګ کمیټئ ته حواله شی او یا لاء ریفارمز کمیټئ ته، چه د دے د پاره څه طریقه د Future د پاره جوړه شی، دا خو نه ده کنه چه یره د قوم پیسے دی او هغه د څه طریقه کار او د اصولو نه بغیر تقسیمیږی نو دا خو به نا انصافی کیږی چه یره د منسټر صاحب یا د بل یو سړی به خوښه وی چه چا له ئے څنګه ورکړے او څومره ئے ورکړے نو د نا انصافئ ختمولو د پاره دا زما ګزارش دے، پکار ده چه د دے د پاره څه اصول وضع کړے شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، ما د یو مدرسے Recommendation کړے وو، د هلکانو هم وه، د جینکو هم وه، هاسټل او کمپیوټر هر څه سهولت ورسره شته، د هغے د پاره ما Recommendation کړے وو نو د هغے د پاره ئے صرف بیس هزار روپئ ورکړے دی حالانکه ډیره لویه مدرسه ده، ډیره لویه مدرسه ده او دلته چه اوګورئ بل داسے کس دے چه هغه نه ایم پی اے دے، نه ایم این اے دے، هیڅ هم نه دے، د هغه په Recommendation باندے ئے پچاس هزار روپئ ورکړے دی، رسول خان د باچا خان مرکز، نو چه زمونږ په Recommendation ئے کړے وے نو هغه به میرټ باندے هم وو، د جینکو مدرسه هم ده او د هلکانو هم ده، پوره سکول هر څه پکښے شته، د هغے د پاره بیس هزارا او چه کوم منتخب

نمائندہ نہ دے ، د ھغه په Recommendation باندے پچاس ھزار ، دا ډیر زیاتے دے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نمروز خان! ھسے یو-----

وزیر اوقاف، مذہبی واقلیتی امور: دا محمد علی صاحب چه کوم-----

جناب قائم مقام سپیکر: زمونږ دا زمین خان چه کومه خبره اوکړه ، زمین خان چه کومه خبره اوکړه نو ھسے پکار خو دا ده چه Parameters خپل پکار دی چه یره ستا سو د کومے ، دومره پیسے لکه څنګه چه قلندر لودھی صاحب اووئیل چه یره مدرسے ته دو لاکھ ، بل ته پچیس ، بل ته بیس نو دا یو ډیر Difference دے نو د دے د پاره خامخا تاسو خپل ډیپارټمنټ کښے یو Rule جوړ کړئ ، یو پالیسی اختیار ول پکار دی چه یره په دیکښے مونږ دو لاکھ روپئ به ھغه مدرسے له ورکوؤ چه ھغے کښے دا دا وی ، صحیح خبره ھغوی اوکړه۔

وزیر اوقاف، مذہبی واقلیتی امور: دا لسټ دا دے موجود دے ، ھر یو ډسټرکټ ته به دا خپل-----

جناب قائم مقام سپیکر: نور چونکه جواب ھم شوے دے او مؤور ھم نشته دے ، لھذا This is not better. Next Question-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر ، یوه خبره دیکښے کول غواړم۔

جناب قائم مقام سپیکر: بس دا کوئسچن خو ما فائل کړو۔ The next one Shah Hussain Sahib, not present. Next Question, Ms. Noor Sahar, please your Question number?

محترمہ نور سحر: میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: تا سپلیمنټری په ھغے کښے کولو ؟

محترمہ نور سحر: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بس دا Lapse شو۔

Next, your Question? Come to your own, your Question number?

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 1140۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

* 1140 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر حج واوقاف ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اراضی اور عمارتیں لیز پر دیتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی اراضی پر مختلف لوگوں نے غیر قانونی طور پر قبضہ کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ کے پاس کل کتنی اراضی اور عمارتیں ہیں؛

(ii) کتنی اراضی پر غیر قانونی قبضہ کیا گیا ہے، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے، نیز تاحال ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) جن اضلاع میں غیر قانونی قبضہ کیا گیا، وہاں تعینات افسران کے نام بتائے جائیں، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ محکمہ کے اہلکار کتنے عرصہ بعد اوقاف کی جائیداد کا دورہ کرنے کے پابند ہیں؟

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(i) کل زرعی اراضی ملکیتی محکمہ اوقاف 44218 کنال 12 مرلہ ہے جبکہ کل عمارتوں کی تعداد 10 ہے۔

(ii) تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(iii) ضلع پشاور میں تعینات افسران اہلکاروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

قیصر خان اسسٹنٹ منیجر وارڈ اے۔ ارشد کمال منیجر وارڈ بی۔ اسد خان اسسٹنٹ منیجر وارڈ سی۔ محمد رفیق خان اسسٹنٹ منیجر وارڈ ڈی۔ سید عابد شاہ اسسٹنٹ منیجر وارڈ ای۔ ضلع مردان میں امجد علی بطور منیجر اوقاف تعینات ہے۔ ڈی آئی خان و بنوں اضلاع میں شیر دراز بطور منیجر اوقاف تعینات ہے۔ مذکورہ بالا افسران اپنے اپنے علاقے میں وقف جائیداد کا وقتاً فوقتاً دورہ کرتے رہتے ہیں۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question, please?
Ms. Noor Sahar: Yes Sir.
Mr. Acting Speaker: Please, your supplementary question?

محترمہ نور سحر: تھینک یو سر۔ میں نے محکمے سے یہ کوسچن کرنا ہے کہ انہوں نے بروقت کارروائی کیوں نہیں کی جبکہ غلط حوالے سے انہوں نے قبضے دیئے ہیں؟ کتنے ملازمین کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟ انکی

ڈیٹیل اس میں موجود نہیں ہے۔ جو غلط قبضے دیئے گئے ہیں تو ان ملازمین کے خلاف یہاں پر انہوں نے ڈیٹیلز نہیں دی ہیں۔ ڈبگری میں نئے پلازہ پر جو کام رک گیا تھا، وہ کنٹونمنٹ بورڈ کی وجہ سے رک گیا تھا، اس کا نقشہ کنٹونمنٹ بورڈ نے کیوں وقت پر تیار نہیں کیا کہ وہ رک گیا تھا؟ جبکہ اس حوالے سے کنٹونمنٹ بورڈ نے اس ٹھیکیدار کو One fourth جو ہے، وہ Payment بھی کی ہوئی تھی تو یہ غلطیاں اس طرح کیوں کرتے ہیں؟ یہ نقشہ وقت پر تیار نہیں کیا اور اس کا پھر ٹینڈر ہو گیا، پھر اس ٹھیکیدار نے کام کیا، پھر اس نے ہل چل مچائی کہ میں نے تو کام کیا ہے اور مجھے پیسے، ان کو One fourth انہوں نے Payment بھی کی ہے تو غلطی کرکے اس کو Payment بھی دی اور یہاں پر نقشہ بھی مکمل نہیں، تو ایسی غلطی کیوں کرتے ہیں؟ اس کے خلاف بھی انہوں نے کارروائی نہیں کی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: نمروز خان۔ زمین خان، پلیز۔

<u>جناب محمد زمین خان</u>: ډیره مهربانی، شکریه۔ جناب سپیکر، د دے سوال په دے (ج) جز کښے دوئ دے جواب کښے وائی چه دوئ ترے تپوس کړے دے چه محکمے کے پاس کل کتنی اراضی اور عمارتیں ہیں؟ جواب کښے وائی چه کل زرعی اراضی ملکیتی محکمہ اوقاف 44218 کنال 12 مرلے ہے جبکہ کل عمارتوں کی تعداد 10 ہے، گزارش مو دا دے، سوال زما دا دے د آنریبل منسټر صاحب نه چه دا کوم دس بلډنگونه دی نو دا کوم کوم ځائے کښے دی او دا د کوم مقصد د پاره جوړ شوی دی، چا چا ته ورکړے شوی دی او څومره آمدن ترے راځی؟ مهربانی۔

<u>Mr.Acting Speaker</u>: The honourable Minister, Namroz Khan, please.

<u>وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور</u>: شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، د محترمه نورسحر صاحبے چه کوم کوئسچن دے، هغے کښے-----

<u>محترمہ نرگس ثمین</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: اودریږه۔ پلیز آپ۔

<u>محترمہ نرگس ثمین</u>: جناب سپیکر صاحب، زما د منسټر نه دا سوال دے چه کوم دوئ دا کرایانے زیاتے کړے دی 40 percent، پکار دا ده چه دوئ 10 percent

زیاتے کړے وے۔ حالات د صوبے دومره خراب دی، د دهشتگردئ، د امن و امان مسئله ده او بشیربلور صاحب پخپله میټنگ کښے وئیلی وو، د چیمبر آف کامرس میټنگ وو، په هغے کښے ئے وئیلی وو چه مونږ به دا ټول معاف کوؤ، مونږ به کرایانے نه زیاتوؤ نو د هغے وینا باوجود دوئ 40 percent زیاته کړه، که دا 10 percent زیاته کړی نو خلق او عوام به خوشحاله شی او د خلقو دا مستقبل به ښه شی۔ حالات خراب دی، د دهشتگردئ شکار دی او کاروبار نشته، کرایانے دومره زیاتے دی۔ نمبر دویم دا چه دس سال اوشو د دے پلازے هیڅ Whitewash، نور څه دیکھ بھال، Look after ئے نشته، که دے طرف ته هم منسټر لږ توجه ورکړی او دا Whitewash ئے اوکړی۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister, Namroz Khan.

وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: مخکښے خو نورسحر صاحبے چه کوم کوئسچن دے، کومے زمکے چه اوقاف سره دی، مونږ سره زمکے دی، 44218 کنال 12 مرلے، دا د اوقافو قبضه کښے دی۔ د دے نه علاوه کافی زمکے نورے دی چه هغه مختلف خلقو سره قبضه کښے دی او د هغے په کورټس کښے مختلف ځایونو کښے کیسونه چلیږی۔ مردان کښے دی، چارسده کښے دی، دا لسټ دیکښے ورکړے شوے دے، دا کتلے شئ او هغه چه کوم آمدن راځی اوقاف ته، نو په دے آمدن باندے مونږ خپل اوقاف چلوؤ، دا خود مختاره اداره ده نو دا زمکے او دا چه کوم دکانونه دی، د هغے نه لکه څنګه چه دوئ اووئیل مونږ ته صوبائی حکومت فنډ نه راکوی، د هغه فنډ نه مونږ د محکمه اوقاف چه کومے تنخواګانے دی، هغه په هغے کښے پوره کیږی نو په دے وجه باندے دا چه کوم دوئ اووئیل چه دا د څه د پاره دی، د څه مقصد د پاره دی؟ نو دا کمرشل دی او دا سیلف فنانس اداره ده۔

جناب قائم مقام سپیکر: نمروزخان، دا چه کوم دے سره دا لسټ شامل شوے دے، لکه پشاور کښے څومره جائیداد باندے قبضه شوے ده، په بنوں کښے، په مردان کښے، د دے د پاره تاسو څه هلے ځلے کړی دی؟ لکه دا زمکه خو ډیره قیمتی ده، بشیر بلور صاحب، لکه دیکښے خو میاں صاحب، ډیره زیاته قبضه ده، دے

بارہ کبنے تاسو څه وایئ؟ دا خو Relieve کول پکار دی لکه قیمتی ګورنمنټ پراپرټی دہ۔

<u>*وزیراوقاف، مذہبی واقلیتی امور:*</u> دیکبنے اوس مونږ سره دے وخت کبنے یو ډیر بگری پلازه دہ، بل زمونږ سره شاهین بازار کبنے یو پلازه دہ، دا هم تقریباً دس پلازے دی، کمرشل پلازے دی او په دے باندے چه کومے کرایانے راځی نو هغے کبنے ، حالانکه افسوس په دے باندے دے چه کوم دا ورکړے شوی دی نو په ډیر کم کرایانو باندے ورکړے شوی دی، Nominal کرایه دہ۔ اوس په هغے کبنے څنګه چه دوئ کوئسچن اوکړو چه دیکبنے دا کرایانے زیاتے شوی دی، 20 percent یا 40 percent مونږ په دے باندے باقاعده کرایانے کمے کړی دی، 10 percent نه بلکه هغه مونږ د یو کال د پاره رعایت ورکړے دے، بشیر بلور صاحب او مونږ به په هغے باندے دغه اوکړو نو ما اووئیل ٹهیک دہ، دے کال کبنے به مونږ ستاسو نه کرایه نه اخلو۔ هغه چه کوم ریټ دے نو 20 percent دے، هر دوه کاله پس چه کومے کرایانے بړهاویږی نو هغه 20 percent بړهاویږی او هغه هم زیاتے نه دی۔ مخے ته چه کوم دا دکانونه ورکړے شوی دی نو مونږ ته پته دہ چه څومره کرایه باندے تلی دی؟ دو هزار کرایه دہ نو هغے باندے 20 percent چه بړهاؤ کړی نو دو سو راغلے لیکن هلته هغه دو هزار چه کومه کرایه دہ، هغه دوئ دے حساب باندے مخکبنے دکانونه ورکړی وو نو هغه اوقاف ته په دے باندے نقصان دے او دے وخت کبنے زمونږ اوقاف چه دے نو په ډهائی کروړ نقصان کبنے روان دے چه مونږ کرایانے بړهاؤ نه کړو نو دا اوقاف به چلیږی څنګه، محکمه به چلیږی څنګه؟ نو په دے وجه دا درخواست دے چه دا کومے کرایانے چه تاسو وایئ چه نورے ئے کمے کړئ نو کمیدے نشی بلکه دا به بړهاؤ شی نو کم از کم د اوقاف دا آمدن چه دے، دا به بړهاؤ شی۔

<u>*محترمہ نور سحر:*</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>*جناب قائم مقام سپیکر:*</u> نور سحر بی بی۔

<u>*محترمہ نور سحر:*</u> *سپیکر صاحب، میں تو حیران ہوں کہ پچھلے کوئسچن 1083 پر جو شاہ حسین صاحب کا کوئسچن ہے تو اس پر میں یہی کوئسچن کرنا چاہتی تھی کہ زمانہ کہاں سے کہاں نکل گیا، ڈاکٹروں اور وکیلوں کی فیسیں*

کتنی بڑھ گئیں اور یہاں پر انہوں نے پلازے کے ریٹ وہی رکھے ہیں، یعنی ایک اور تین سال میں انکا کرایہ ہے، ایک کروڑ اور اٹھارہ لاکھ جبکہ انہوں نے 172 فلیٹس کا کرایہ اتنا رکھا ہوا ہے تو یہ سراسر بہت زیادتی ہے، آج میں ان کو Offer کرتی ہوں کہ دس لاکھ پر مجھے یہ دے دیں، میں مہینے کے دس لاکھ آپ کو دیتی ہوں، یہ مجھے دے دیں لیکن یہ اس پر تیار نہیں ہونگے۔ آیا انہوں نے یہ ریٹس بڑھائے ہیں، میں حیران ہوں کہ میری بہن نے جو کوسچن کیا، وہ کس حوالے سے کیا، میں تو حیران ہوں کہ انہوں نے ابھی تک اتنے کرائے بڑھائے کیوں نہیں ہیں؟ لوگ دربدر پھر رہے ہیں، یہاں ہمارے سیکرٹریٹ کے لوگوں کو ایک کمرہ نہیں مل رہا ہے جبکہ انہوں نے فلیٹس 1200 روپے مہینے کے حساب سے دیئے ہوئے ہیں، 1200 کا آج کل کوئی فلیٹ ماہوار ہوتا ہے؟ تو میں منسٹر صاحب سے یہ کوسچن کرنا چاہتی ہوں کہ اتنے کم ریٹ پر ابھی تک، 1987 سے لیکر 1997 تک وہی ریٹس ہیں، آج کل 2011 میں بھی ان کے یہی ریٹس چل رہے ہیں تو آیا یہ ریٹس صحیح ہیں یا جو میری بہن کہہ رہی ہے یہ ریٹس صحیح ہیں، مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آرہی ہے، آیا زیادہ ہوئے ہیں کہ نہیں ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: نمروز خان۔

وزیراوقاف، مذہبی واقلیتی امور: مہربانی۔ دا خو دا سے کوئسچن دے، دا زمونږ په حق کښے دے، دا کوئسچن چه دے نو مونږ خو وایو چه کرایانے برهاؤ کړو لیکن Already چه کوم لیز شوی دی او د چا په قبضه کښے دی نو هغوی سره زمونږ کیسونه چلیږی، د برهاؤولو د پاره یا د خالی کولو د پاره دے وخت کښے دا سے کیسونه شته دے چه هغه په کورټ کښے دی نو هغه مونږ په دے اسمبلئ کښے جدا ډسکس کولے نه شو، چه کوم وخت د هغے فیصله اوشوه نو د هغے نه بعد که خالی کول وی نو خالی به هم شی۔ مونږ وایو چه دا کوم ځایونه چه کوم مافیا سره دی یا قبضه کښے ئے دی چه هغه مونږ واپس کړو، هغے باندے څه خپلے پلازے جوړے کړو نو هغے کښے ټولو عوامو ته هم فائده ده او محکمے ته هم پکښے فائده ده۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: عطیف الرحمان صاحب۔

جناب *عطیف الرحمان:* څنګه چه زمونږ دے ورور خبره اوکړه چه یره دا یو مافیا سره په قبضه کښے دی نو آیا دا حکومت دومره کمزورے دے چه د هغه مافیا نه قبضے یعنی د هغوی دومره طاقت نشته، پکار دا ده چه دا ترے په زور باندے واخلی او مافیا پکښے چا کړے ده؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زه سپیکر صاحب، دا خبره کومه.....

جناب *قائم مقام سپیکر:* *میاں افتخار صاحب۔*

وزیر اطلاعات: وزیر صاحب خو ډیر په شرافت باندے جواب ورکوی او غالباً خلق به د خپل صورتحال نه خبر نه وی۔ دا نوئ خبره نه ده، ډیر داسے خلق دی چه هغه هم په دے بلډنګونو کښے پراته دی او مونږ خلق چه کوم د هغوی په سر اودریږو، سفارشونه ئے هم کوؤ او چه مشکل شی نو ورله جلسه او جلوس هم کوؤ۔ په دے اسمبلئ کښے ورله آواز هم اوچتوؤ او پریس کانفرنس ورله هم کوؤ۔ څوک وائی زما ووټر دے او بل وائی زما ووټر دے، دا رښتیا خبره ده چه دیکښے بالکل وزیر صاحب له په دے خبره باندے Strictly خبره پکار ده چه یو خپل لائن Draw کړی او د هغے فیصله اوکړی او که څوک کورټ ته ځی، دا د هغه اختیار دے، ځکه چه هر سړی سره خپل اختیار شته خو داسے نه ده چه ګنی د حکومت کیس به Pursue کیږی نه او زمونږ جائز کیس به مونږ بائیلو او هغه سړے چه په غلطه دے، هغه به ئے ګټی، کله چه کیس کیږی، پکار دا ده چه په سنجیدګئ سره منسټر صاحب د دے د پاره خپل ټیم هم اوټاکی چه ټهیک کیس هم اوکړی، بیخی د نوی وخت مطابق کرایه پکار ده، دا یواځے د اوقاف خبره نه ده، زمونږ د اسلامیه کالج دومره قیمتی جائیداد دے او دلته په اربونو روپئ چه د هغے حساب کوئ نو د هغے پیسے راځی او هغه چا سره په پینځویشت روپئ میاشت باندے دے، چا سره په پنځوس روپئ میاشت باندے دے او چه ګوتے ورله اوړے نو وائی چه قیامت راځی، لهذا د دے د پاره پکار ده چه ټول خلق ایمان تیر کړی، دا یواځے پیښور کښے نه ده، دا د صوبے په هر یو ښار کښے هم ده او د هر چا د حلقے سره ئے تعلق هم دے۔ د اسمبلئ دا ممبران که نن مونږ د خپل منسټر صاحب لاسونه مضبوطوؤ او مونږ خو د حکومت حصه یو، ورسره یو او مونږ ټول د ممبر په حیثیت

د ه ته وایو چه ته Bold step واخله، ایمان تیر کړه، په اوقاف ډیرے خبرے شته او هغه صفا کول غواړی، بالکل مونږ ورسره یو او د ده دا خبره جائزه ده چه کرایانے د نوی دور مطابق، د مارکیټ د ریټ مطابق مقررول غواړی۔

محترمہ نورسحر: چه کوم نمبر باندے کوئسچن ما دوئ ته اوکړو، دوئ خو ما ته د هغے جواب رانه کړو، آیا چه دوئ ولے د هغے One fourth دغه ورکړے دے۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House to refer this Question to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to Standing Committee concerned. Next Question, Muhtarma Noor Sahar, please.

* 1197 _ محترمہ نورسحر: کیا وزیر محکمہ اوقاف، مذہبی واقلیتی اموراز راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بینکوں میں رقم جمع کی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ نے کن کن بینکوں میں کتنی رقم اور کتنے مارک اپ پر جمع کی ہے;

(ii) مذکورہ رقم بینک آف خیبر میں نہ رکھنے اور کسی خاص بینک میں رکھنے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز مذکورہ رقم رکھنے والی مجاز اتھارٹی کا نام بھی بتایا جائے؟

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، مذہبی واقلیتی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) مطلوبہ تفصیل یہ ہے:

List of Fixed Deposit

S.No	Name of Bank	Accounts No.	Million	Rates
1	MCB Charssada Road	511347	8.00	11
2	BOK Khyber Bazar	18427	1.50	11.5
3	SME Bank Cant Branch	0010235.0106	2.00	10.25
4	ABL Gulbahar Branch	120018226	5.00	11
5	ABL Gulbahar Branch	560039	2.00	11
6	ABL Gulbahar Branch	560038	4.00	11
7	ABL Gulbahar Branch	560024	7.00	11
8	Standard Chartered	91550429001	4.00	10.55
9	HBL P.R	0898/024	5.00	10.25

10	HBL P.R	0898/006	2.00	10.25
11	HBL P.R	0898/023	2.00	10.25
	Total		42.50	

(ii) رقوم بشمول خیبر بینک مختلف بینکوں میں رکھی گئی ہیں، نیز چیف ایڈ منسٹریٹر او قاف مجاز اتھارٹی ہے۔

Mr. Acting Speaker: Any supplementary question?
Ms. Noor Sahar: Yes, Sir.
Mr. Acting Speaker: Please, yours supplementary question?

محترمہ نور سحر: سر، اگر آپ اس سے پہلے سوال نمبر 1200 پر جو پچھلے دن ہوا ہے اور سوال نمبر 1201 پر جائیں تو اس کی ڈیٹیل میں اور اس میں اتنا فرق کیوں ہے؟ گورنمنٹ کا بینک ہے، سب سے کم ڈیپازٹ انہوں نے کیوں کیا ہے؟ جبکہ آج کل ریٹ جو ہے، وہ 13% اور 17% چل رہا ہے اور انہوں نے گیارہ پرسنٹ مارک اپ دیا ہوا ہے، تو اس کی یہ Percentage یہاں پر کیوں کم دکھاتے ہیں جبکہ اور بینکوں میں سترہ اور تیرہ سے کم فیصد پر کوئی بھی نہیں ہے تو یہ کیوں اتنی کم Percentage پر ڈیپازٹ کرواتے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، سپلیمنٹری کوئسچن۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا لسٹ کښې چه کوم دوئ دا فیکسډ ډیپازټ شو کړی دی کنه سر، دیکښې تاسو اوګورئ نو د بینک آف خیبر ریټ 11.5 دے، ټولو نه زیات دے خو دیکښې سر تاسو اوګورئ، ټولو نه کمے پیسے 1.50 ملین دغه کړے دی، ډیپارټمنټ جواب ورکوی نمبر دو کښې، رومن نمبر ii کښې لیکلی دی چه مذکورہ رقم نہ رکھنے اور کسی خاص بینک میں رکھنے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز مذکورہ رقم رکھنے والی مجاز اتھارٹی کا نام بتایا جائے؟ نو سر، دوئ جواب کښې لیکی چه رقوم بشمول خیبر بینک اور مختلف بینکوں میں رکھی گئی ہیں، نیز چیف ایڈ منسٹریٹر او قاف مجاز اتھارٹی ہے۔ زما سپلیمنټری کوئسچن دا دے سر چه ده سره دا اتھارټی ده نو دے په د ډیپارټمنټ انټرسټ به ګوری او که نه به ګوری؟ او که د ډیپارټمنټ انټرسټ ئے نه وی کتلے او نان شیډول بینک کښې هم، سټینډر چارټرډ کښې هم دوئ څلور ملین ایښودی دی نو ډیپارټمنټ ترے انکوائری کړے ده چه دا په کوم Base باندے مو ایښودی

دی؟ چه دا بینک آف خیبر چه کوم شیډول بینک کښے راځی، هغه ټولو نه زیات ریټ هم ورکوی سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: شکریہ جی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: زمین خان، پلیز زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی جی، شکریه۔ دا کوم کوئسچن چه ثاقب خان کولو نو ما هم دغه کوئسچن کولو خو دیکښے به زه صرف یو اضافه اوکړمه چه دا خیبر بینک نه صرف د شیډول بینک دے بلکه دا د صوبے د دے غریب اولس خپل بینک دے چه دوئ دے نورو بینکونو کښے پیسے ایږدی نو پکار دا ده چه د ټولو نه ئے زیاتے پیسے دے بینک ته ورکړے وے ځکه چه دا بینک د دے صوبے دے غریب اولس ته قرضه هم ورکوی، دے خلقو ته روزګار هم ورکوی، نو پکار دا ده چه زیاته ترجیح دے ته ورکړے شوے وے، نو دیکښے زما ګزارش دا دے چه کم از کم دا سوال متعلقه سټینډنګ کمیټئ ته حواله کړئ چه دیکښے Probe اوشی چه دا ولے زیاتے شوے دے؟

Mr.Acting Speaker: Namroz Khan, the honourable Minister, please.

وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: جناب سپیکر، شکریه۔ کوم ځائے پورے چه د بینک د ریټ تعلق دے، د مختلف بینکونو ریټ چه دے تقریباً فکسډ ډیپازټ کښے مختلف سکیمونه وی، TDR وی، فکسډ ډیپازټ کښے FDR وی، هغے کښے خپل ریټ وی، بیا سیونګ کښے خپل ریټ وی، دا کومے پیسے مختلف ټائم له ایښودلے شوی دی، د یو کال ریټ مختلف وی، د دوه کالو د هغے نه زیات وی، د درے کالو د هغے نه زیات وی، نو دا کوم ریټ چه دلته ایښودلے شوے دے، دا د سټیټ بینک ریټ دے، دا د بینکونو چه کوم ریټ دے، انټرسټ ریټ چه دے، هغه سټیټ بینک فکس کوی او هغه حساب باندے هغوی خپل دغه ایږدی، انټرسټ فکس کوی۔ تر کوم ځائے پورے چه یو کس دے، هغه بینک کښے خپل Investment کول غواړی، زه لږ وضاحت کول غواړمه، یو کس دے چه هغه خپلے پیسے بینک کښے یو کال د پاره ایښودل غواړی نو د هغه ریټ خپل ضمن

دے ، یو د دوه کالو د پاره ایږدی، بل درے کالو د پاره، دا چه کوم ثاقب صاحب خبره اوکړه، دا به زه اوګورمه خو دا د مختلف مدت د پاره دی، ځنی ځائے کښے درے کاله دی، ځنی دوه کاله دی چه دوه کالوله د هغے ریټ زیات ښودلے شوے دے او یو کال چه دے ، هغه کم ښودلے شوے دے نو دا فرق به زه چیک کړم او بیا به ئے ګورمه او د دے به باقاعده دغه اوکړو۔ باقی د خیبر بینک تاسو خبره اوکړه، دا ټول بینکونه پاکستانی بینکونه دی، که نیشنل بینک دے ، که هر یو بینک دے ، نو هغے کښے زمونږ هر یو محکمے ته اجازت دے چه هغه خپلے پیسے په هغے کښے ایښودلے شی۔ دیکښے دا سے څه پابندی نشته دے ، خیبر بینک کښے هم مونږه خپلے پیسے ایښودے دی او په نیشنل بینک کښے هم دی، په ایم سی بی کښے هم دی، الائیډ بینک کښے هم دی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپلیمنټری۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، یو خو سر زما چه څومره پورے یو ناقص انفارمیشن دے جی، یو خو دا لسټ چه کوم ئے راکړے دے ، د سیونګ او د مختلف اکاؤنټس، دا ټول فکس ډیپازټس دی، All of them are fixed deposits۔ دویم جی سټینډرډ چارټرډ پاکستانی بینک نه دے۔ دریم سر دا اے بی ایل چه کوم دے ، دے هم انټرنیشنل دغه اغستی دی، دیکښے هم انټرنیشنل پارټنرشپ دے جی۔ دریم سر چه څومره بینکونه دی، سټیټ بینک هغه له چه ورکوی نو هغوی ورته Ceiling ورکوی، KIBOR او LIBOR په مد کښے چه دا KIBOR دے ، نه به ئے لاندے ورکوی، دا LIBOR دے ، نه به ئے لاندے ورکوئ بیا هغے نه پس هر یو بینک سره درے څلور پرسنټ خامخا Flexibility وی، هغه درے څلور پرسنټ بره ځی، بعضے یو پرسنټ بره کوی، بعضے درے پرسنټ بره کوی، بعضے څلور پرسنټ بره کوی، 18 percent پورے ځی نو زه دا وایم چه ما مخکښے هم سپلیمنټری کوئسچن کړے وو چه دا ایډمنسټریټر چه دے ، چیف ایډمنسټریټر چه کوم مجاز دے نو دا سړے خو محکمه ده کنه سر، د محکمے نه بهر خو نه دے نو ما وئیل چه دے مجاز دے او دے انټرنیشنل بینک له هم ورکوی او چه کوم بینک آف خیبر دے ، زمونږ د خپلے صوبے بینک دے ، د

هغے ریټ هم زیات دے ، هغه له نه ورکوی، ډیپازټس ټول فکس دی، سیونګ او دغه نه دی جی، نو بالکل Tenure کښے به پرابلم وی، هغه به وی نو هغه ئے ولے Prefer کولو، زه دا وایمه چه دا یو کمیټی ته ورکړی یا خپله منسټر صاحب د انکوائری اوکړی چه دیکښے دا ولے ، دا کم ریټ والا او انټرنیشنل بینک ئے ولے خوښولو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نگہت یاسمین بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، دے باندے ټولو خبره اوکړه خو زه به صرف دا خبره اوکړمه، لکه ستاسو د ګورنمنټ چه کوم یو منشور وو، هغه دا وو چه'خپله خاوره خپل اختیار' نو منسټر صاحب دا خبره اوکړه چه ټول بینکونه چه دی، هغه پاکستانی بینکونه دی لیکن پکار دا ده چه مونږ Prefer کړو خپله صوبه،'خپله خاوره خپل اختیار' چه دے ، بینک آف خیبر زمونږ د صوبے بینک دے ، پکار دا ده چه دا ټول فیکسډ ډیپازټس چه دی، دا بینک آف خیبر ته تلی وے ، د دے صوبے عوامو ته، د دے صوبے اولس ته چه فائده شوے وے نو د خپل منشور دوئ خپله چه دے هغه روګردانی کوی، جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر،ان سے میرا ایک کوئسچن یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ صرف ڈبگری پلازے سے ہماری دو کروڑ سولہ لاکھ روپے کی آمدن ہے تو آیا انہوں نے پچاس سال میں چار کروڑ پچیس لاکھ ڈیپازٹ کیے ہیں، یہ اور رقم کہاں گئی ہے جبکہ ان کے ایک سال کے دو کروڑ اور سولہ لاکھ روپے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: نمروز خان، پلیز۔

وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور: سپیکر صاحب، مهربانی۔ دا سے کوؤ، دا کوئسچن چه دے ، دا مختلف بینکونو کښے ډیپازټ دے ، د دے به زه پخپله انکوائری اوکړمه او دا سے ده چه زه به د دوئ سره کښینمه او په دے به خبرے اوکړو چه کوم کوم بینکونو کښے څومره پیسے دی؟ دا شته دے دلته او مونږ سره د دے ډیټیل موجود دے۔ که بیا خیبر بینک کښے دغه 20% یا Equal 30% راځی،

دغه Total amount په دغه باندے که هغے کښے کمی بیشی وی نو ان شاء اللّٰه هغه به مونږ، خیبر بینک زمونږ خپل بینک دے ، دا خبره بالکل د شک نه بالا ده چه خیبر بینک زمونږ د صوبے بینک دے نو ان شاءاللّٰه زه کوشش کوم چه دا به زیات نه زیات ډیپازټس کښے اښودلے شی لیکن دغه خبره به زه واضحه کړم۔ دیکښے کوم رقم مخکښے ایښودلے شوے دے او اوس د هغے هغه Maturity نه ده پوره شوے نو هغے ته به انتظار کول وی، که مونږ مخکښے هغه Payment اوکړو نو هغے کښے به بیا محکمے ته نقصان کیږی نو چه کوم Mature کیږی نو مونږ به ئے خیبر بینک ته ورکوؤ۔

محترمہ نور سحر: سر، اس کو کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ اس کی انکوائری ہو جائے۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب، څنګه چه منسټر صاحب اوفرمائیل۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ته څه وایے زمین خان ؟

جناب محمد زمین خان: دیکښے سر زما ګزارش دے۔ آنریبل منسټر صاحب خو اوفرمائیل چه یره زه به پخپله په دیکښے انکوائری اوکړمه او زه به دا خیبر بینک ته چه کوم Departure وی، دا به هم هغے ته شفټ کړو، مونږ د ده ډیر مشکور یو، یقیناً چه ده په کوم نیک نیتئ او په خلوص سره خبره اوکړه، زما په خیال مونږ خو د دوئ سره Agree کیږو چه دوئ د پخپله انکوائری اوکړی خو د دے انکوائری رپورټ د بیا دے هاؤس ته کیښودلے شی۔ که فرض کړه، دا هاؤس مطمئن وو خو دا سے مونږ به ئے دغه کړو اوکه نه وی نو دا د کمیټئ ته حواله شی۔ دیکښے سر صرف یو ګزارش کومه۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نمروز خان، تاسو څنګه چه هاؤس ته اووئیل کنه، دیکښے انکوائری اوکړئ او بیا هغه رپورټ تاسو سیکرټریټ ته حواله کړئ۔ Now the next Question۔ بس ټهیک شوه۔

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب، زه یو ګزارش کوم۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بس انکوائری اوشوه کنه، بس نور څه ؟

جناب محمد زمین خان: دیکښې سر دویم ګزارش مو دا دے، منسټر صاحب دا اوفرمائیل چه یره دا کوم مونږ په فکسډ ډیپازټ په نورو بینکونو کښې ایښودی دی، که هغه نه وی Mature شوی او دا مونږ خیبر بینک ته واړوؤ نو دا زه دیکښې یو اضافه کول غواړمه چه دوئ د دا اوګوری چه که خیبر بینک مونږ ته زیاته منافع راکوی او د دوئ منافع کمه ده او کوم Loss چه مونږ ته د دے ډیپارټمنټ د دغه بینک نه د اغستو په وجه کیږی نو د هغے د Comparative یو Statement واغستے شی چه زمونږ خیبر بینک ته ځی نو هغے کښے مونږ ته څومره منافع راځی او د دوئ نه چه اخلو نو څومره؟ د هغے په بنیاد د دوئ دا فیصله اوکړی۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Acting Speaker: Now the next Question: Badshah Salih Sahib, Question number please?

Mr. Badshah Salih: Question No. 1182.

جناب قائم مقام سپیکر: جی۔

* 1182 _جناب بادشاہ صالح: کیاوزیر قانون ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ قانون حکومت کو قانونی رائے دیتا ہے؛

(ب) اگر(الف)کا جواب اثبات میں ہو تو سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری محکمہ قانون کی تعلیمی قابلیت، قانونی اداروں میں کام کے تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ پانچ سالوں میں مختلف عدالتوں کی طرف سے صوبائی قوانین کی مختلف شقوں کو کالعدم قرار دیئے جانے کی مکمل تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ(وزیر قانون): (الف) جی ہاں۔

(ب) سیکرٹری محکمہ قانون کا تعلق صوبائی سول سروس سے ہے اور انہوں نے سیاسیات میں ماسٹر ڈگری پشاور یونیورسٹی سے حاصل کی ہے۔ مذکورہ آفیسر نے کافی عرصے تک بحیثیت مجسٹریٹ، اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، پولیٹیکل آفیسر، سیکرٹری انڈسٹریز اور سیکرٹری ہوم کی حیثیت سے کام کیا ہے اور گزشتہ ایک سال سے زائد عرصے سے سیکرٹری قانون تعینات ہیں۔ایڈیشنل سیکرٹری (جنرل) کی آسامی پر حال ہی میں ایک ڈی ایم جی آفیسر سکیل19 کی تعیناتی ہوئی ہے اور ایڈیشنل سیکرٹری نے قانون میں ڈگری حاصل کی ہے اور بحیثیت پبلک پراسیکیوٹر کافی عرصے تک کام کیا ہے، نیز محکمہ کے پاس گزشتہ پانچ سالوں کے دوران

عدالتوں سے صوبائی قوانین کی مختلف شقوں کو کالعدم قرار دیئے جانے کے بارے میں ریکارڈ پر کوئی بھی ایسا فیصلہ موجود نہیں، نیز صوبائی حکومت کے مختلف ڈیپارٹمنٹس سے جو جوابات موصول ہوئے ہیں، ان میں بھی کسی ایسے عدالتی فیصلے کا ذکر نہیں ہے جس کے تحت کسی صوبائی قانون کو کالعدم قرار دیا گیا ہو۔

جناب بادشاہ صالح: د دے کوئسچن نہ زہ مطمئن یم۔

جناب قائم مقام سپیکر: مطمئن یے ؟

جناب بادشاہ صالح: مطمئن یم۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1019 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 09-2008 میں محکمہ نے مختلف مدات میں صوبے کے تمام اضلاع کو رقوم مہیا کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(I) مذکورہ دو سالوں کے دوران کن کن اضلاع کو کتنی رقم فراہم کی گئی ہے، نیز جن اداروں اور جن افراد کو رقم دی گئی ہے، ان کے نام بمعہ پتہ اور رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(II) مذکورہ دو سالوں کے دوران جن اضلاع کو رقم زیادہ فراہم کی گئی ہے، اس کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور): (الف) یہ درست نہیں کہ محکمہ نے مختلف مدات میں صوبے کے تمام اضلاع کو رقوم فراہم کی ہیں بلکہ درست بات یہ ہے کہ محکمہ ہذا نے صرف گرانٹ این ایڈ کی مد میں صوبے کے درج ذیل اضلاع میں واقع دینی مدارس/دینی دارالعلوم کو سال 09-2008 میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد اور وزیر اوقاف حج و مذہبی امور صوبہ سرحد کی ہدایت پر مالی امداد فراہم کی ہے۔

(ب) (I) تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) دینی مدارس کی تعمیر و ترقی کے واسطے رقوم فراہم کی گئی ہیں۔

1083 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر محکمہ اوقاف و حج از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور میں ڈبگری کے مقام پر میڈیکل سنٹر اوقاف پلازہ موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلازہ میں تہہ خانہ (Basement) سمیت بالائی منزلیں، لیبارٹریاں، ڈاکٹروں کے کلینکس اور میڈیکل سٹورز کرایہ پر دیئے گئے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلازہ کی دیکھ بھال وانتظام کیلئے عملہ تعینات ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلازہ غیر قانونی کاروبار کی وجہ سے بدنام ہو گیا ہے؟

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) اوقاف پلازہ کب تعمیر کیا گیا، نیز پلازہ بمعہ تہہ خانہ کتنی منزلوں اور کمروں پر مشتمل ہے؛

(ii) دکانیں کن کن لوگوں کو کب سے کرایہ پر دی گئی ہیں اور ماہانہ شرح کرایہ کیا ہے، نیز دکانداروں کے نام پتہ اور ان کے کام کی نوعیت، پیشگی رقم کی تفصیل بمعہ تاریخ الگ الگ فراہم کی جائے اور گزشتہ تین سالوں کے دوران اس مد میں حاصل شدہ رقم کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) کن کن ڈاکٹروں کو کمرے کلینکس/لیبارٹریوں کیلئے دیئے گئے ہیں، مذکورہ ڈاکٹروں کے نام، عہدہ، سپیشلٹی، کام کی نوعیت، فی کمرہ شرح کرایہ، زیر قبضہ کمروں کی تعداد، پیشگی رقم اور تاریخ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iv) پلازہ کی دیکھ بھال کیلئے متعین عملے کی تعداد، گریڈ، عہدہ عرصہ تعیناتی کی تفصیل اور گزشتہ سالوں کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(v) حکومت مذکورہ پلازہ کے انتظام وانصرام کو شفاف بنانے کیلئے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، حج، مذہبی واقلیتی امور):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں۔

(ھ) (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہیں۔

(i) اوقاف پلازہ ڈبگری 1987 میں تعمیر کیا گیا اور پلازہ تین منزلوں پر مشتمل ہے (بیسمنٹ، گراؤنڈ اور فرسٹ فلور) پلازہ کے فیز ون کا حصہ دوم کو 1997 میں تعمیر کیا گیا جو کہ فرسٹ فلور اور سیکنڈ فلور پر مشتمل ہے۔

(ii) جن لوگوں کو دکانیں الاٹ کی گئی ہیں، ان کی تاریخ الاٹمنٹ بمعہ شرح کرایہ ماہانہ اور دکانداروں کے نام، پتہ اور ان کے کام کی نوعیت اور پیشگی رقم کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی جبکہ گزشتہ سالوں کی آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے:

Year	Income
2007-08	63,53640/-
2008-09	76,24,380/-
2009-10	76,24,380/-
Total	2,160,2400/-

(iii) تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(iv) تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(v) محکمہ اوقاف نے پہلے سے ہی قانون کے مطابق اس پلازہ میں دکانات کی الاٹمنٹ بذریعہ کھلی نیلامی پریمئیم کی بنیاد پر کی ہے اور آئندہ کیلئے بھی اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، پلیز۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، نن سحر وختی زما حلقه کښې د ګیس سلینډر په وجه باندې ګیس جمع شوې وو او تقریباً سحر پینځه نیمې بجې کور کښې هغوی لائټ بل کړو نو بلاسټ اوشو او دوه چته کورئې چه دې اوغورزیدو، دوه مشران او څلور ماشومان پکښې مړه دی او درې کور والا، دا زمونږ خوئیندې دی، هغه زخمیانې دی----

Mr. Acting Speaker: Mr. Qalb-e-Hassan Sahib, please go to your own seat; I am noting you, please go to your own seat.

سینیئر وزیر (بلدیات): او دیکښې په فلور آف دی هاؤس ما یو ریکویسټ کړې وو چه دا دې جی ایم سوئی ګیس ته اووائی چه مهربانی اوکړئ، مخکښې به چه Gas leak وو نو هغې کښې به بوئی راتلو او د هغې په وجه به خلقو ماچس نه

بلولو او یا به ئے هغه ګیس بندولو، اوس هغه یو ځل چه ما خبره اوکړه نو هغے نه پس دوه ورځے هغه ګیس کښے بوئی وو، اوس هغه ګیس کښے بوئی بیا ختم دے۔ دا بوئی نه وو نو په دے وجه باندے هغوی پوهه نه شو چه هغه Gas leak دے که نه دے Leak، نو هغوی ماچس اولګولو او دا بلاسټ اوشو، زه بیا ستاسو وساطت سره وایم چه مهربانی اوکړئ، دا جی ایم صاحب چه دے، دا زمونږ صوبه کښے دے، هغه سلفر وی که یو ایسډ وی، هغه د واچولے شی چه ګیس کښے بوئی راشی او چه خلقو ته پته اولګی چه Gas leak دے چه هغه دا ماچس بل نه کړی۔ په دے وجه باندے زه به اختر علی صاحب ته خواست اوکړم چه هغوی د پاره دعا هم اوکړی او بل سپیکر صاحب، نن زمونږ یو ډیر لوئے مشر، د اجمل خټک صاحب کلیزه باندے ځو، زه د هغے باره کښے هم وایم چه هغوی د پاره هم دعا اوکړئ او اجمل خټک صاحب داسے سړے وو چه هغه ادیب هم وو، شاعر هم وو، سیاستدان هم وو، محقق هم وو، فلاسفر هم وو، د هغه دومره لوئے درجے دی چه هغه یو مکمل انسان وو، د هغوی د پاره هم پکار دا ده چه مونږه دعا اوکړو، نو زه به خواست اوکړم، فضل خلیل صاحب چه دے، دا کوم چه مړه دی، دے ایکسیډنټ کښے، چه د هغوی د پاره هم دعا اوشی او د اجمل صاحب د پاره هم دعا اوشی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زه د دے ګیس په حواله باندے یو خبره ضرور کومه، دوئ کیمیکل به پکښے اچول او خلق به پوهیدل، دا اوس پکښے یو لس ورځے داسے کیمیکل وو چه هغه به دوئ لګوؤ نو سترګے به د هم سوزیدے او وجود به د هم سوزیدو نو دا هم ورته وئیل غواړی، داسے نه ده چه ګنی کیمیکل به صرف داسے وی چه بس دوئ به ځان خلاصوی او د دے د پاره ئے کول چه دا ګیس څوک استعمال نه کړی چه په کمره کښے به د اولګولو، دا تقریباً لس نه پینځلس ورځو پورے چه کوم د سوئی ګیس دا پوزیشن وو، چرته وو او چرته نه وو نو په هغے کښے ئے داسے کیمیکل اچولے وو چه سترګو نه به اوښکے هم تلے او په وجود باندے به خارښ هم راتلو، نو دا هم ورته انسټرکشنز پکار دی چه داسے نه

چه د خپلے خوبنے کیمیکل، چه کوم Authorized chemical دی هغه پکښے اچول غواړی، دا نه چه خلقو ته تکلیف ورکوی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تهیک شوه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنټ آف آرډر سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: یو منټ جی۔ حافظ اختر علی صاحب سے درخواست ہے کہ وہ دعائے مغفرت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، اسکے بعد، Leave application, leave application کے بعد۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

اراکین کی رخصت

Mr. Acting Speaker: Leave applications of the honourable MPAs: Mufti Said Janan Sahib and Janab Anwar Khan, Advocate have requested for the grant of leave for 14-02-2011. Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: Leave is granted. Ji Nighat Aurakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میرا ایک انتہائی اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے اور اس میں میں سمجھتی ہوں کہ بشیر بلور صاحب بھی تھوڑی سی توجہ مجھے دینگے۔ جناب سپیکر صاحب، میں پہلے بھی یہ بات کر چکی ہوں اور آج بھی ہم لوگ دس بجے ایوان میں پہنچ چکے تھے اور گیارہ بجے تک کوئی بھی پارلیمنٹیرین یہاں پر ہاؤس میں موجود نہیں تھا، یہ پچھلے کئی اجلاسوں سے میں یہ بات محسوس کر رہی ہوں کہ پارلیمنٹیرینز جو خیبر پختونخوا کے ہیں اور خیبر پختونخوا میں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیجسلیشن اور خیبر پختونخوا کے لوگوں کے مسائل کیلئے تھوڑی توجہ چاہیئے، وہاں پر Legislators جو ہیں اور خاص کر منسٹر صاحبان ہاؤس میں موجود نہیں ہوتے۔ جناب سپیکر صاحب، ہو سکتا ہے کہ ان کی کوئی Important meetings ہوں، میں یہ سمجھتی ہوں کہ جب گورنمنٹ کا Requisite اجلاس ہوتا ہے تو میں نے پہلے بھی یہ بات کی تھی اور آج بھی میں اس فلور پر یہ بات کرتی ہوں اور جناب میرے آنریبل منسٹر بشیر بلور صاحب جب اپوزیشن میں تھے تو ان کی سربراہی میں جو ایم پی ایز تھے، وہ اتنے متحد ہوتے تھے کہ وہاں پر ان کی حاضری بالکل سو پرسنٹ ہوتی تھی لیکن جب یہ لوگ اقتدار میں آئے تو اس کے بعد حاضری جو ہے تو وہ نہ ہونے کے برابر ہو گئی۔ میں یہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ جب گورنمنٹ اپنا اجلاس بلاتی ہے تو یہ لوگوں کے مسائل کیلئے بلاتی ہے لیکن میں پچھلے کئی اجلاسوں سے آپ یقین کریں کہ اگر ایم ایم اے گورنمنٹ کی آپ بات کرتے ہیں، کارکردگی کی بات کرتے ہیں اور آج کی اسمبلی کی بات کرتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس اسمبلی کے، میرے بشیر بلور صاحب اور سکندر شیر پاؤ صاحب، ہم پرانے Colleagues رہ چکے ہیں، اس وقت ہم لوگوں میں اختلافات بھی ہوتے تھے، ہم اس گورنمنٹ کو Criticize بھی کرتے تھے لیکن جناب سپیکر صاحب، ان کی اگر آپ پچھلی تمام کارروائیاں اٹھا کر دیکھ لیں ان اسمبلیوں کی، تو کریڈٹ جو ہے، وہ میں ایم ایم اے کی گورنمنٹ کو ضرور دونگی کہ ان کی حاضریاں بالکل مکمل ہوتی تھیں، ان کے منسٹرز پورے موجود ہوتے تھے اور آخر وقت تک جب تک یہ اجلاس ختم نہیں ہو جاتا تھا اور اگر اپوزیشن کبھی غیر حاضر ہوتی تھی تو، ان کی جو نمائندہ جماعت تھی تو وہ اس اجلاس کو بھرپور طریقے سے کرتی تھی۔ میں سمجھتی ہوں جناب سپیکر صاحب، اگر منسٹروں کو تمام لوگوں نے ایک ووٹ کے ذریعے Powers دی ہیں، کسی نے اپنے گھر میں اپنی منسٹری لگائی ہوئی ہے، کوئی ان کے گھروں تک جا نہیں سکتا ہے، کچھ منسٹرز ایسے ہیں جیسے بشیر بلور صاحب ہیں، میاں افتخار صاحب ہیں اور ایسے ہمارے دو چار منسٹرز ہیں کہ اپنے آفسز میں بیٹھتے بھی ہیں اور کام بھی کرتے ہیں، ہاؤس میں بھی آتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، باقی منسٹروں کی کارکردگی بالکل Nil ہے۔ میں اس میں ایک اور بات کرونگی، یہاں پر بیوروکریسی کی بات میں ضرور کرونگی، یہاں پر آپ ہماری بیوروکریسی کی سیٹیں دیکھ لیں، وہ خالی پڑی ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ بخت جہان صاحب جب سپیکر تھے اور یہ On record بات ہے کہ ان کے کہنے پر

سیکرٹری ہیلتھ نے ان کو ٹیلیفون کال نہیں کی، انہوں نے یہ رولنگ دے دی کہ سیکرٹری ہیلتھ جو ہے، اسمبلی کے Premises میں داخل نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی یہ کرسی اور چئیرمٹی صاحب کی یہ کرسی جو ہے، دونوں آپ ہمارے لئے آنریبل سپیکر ہیں، آپ لوگوں کی رولنگ اس اسمبلی کیلئے بہت Important ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے درخواست کرونگی کہ یہاں پر لوگوں کا اور ایم پی ایز کا انٹرسٹ بڑھانے کیلئے آپ منسٹر صاحبان کو کہیں کہ وہ تیاری کرکے آیا کریں۔ یہاں پر سب سے بڑی جماعت، عبدالاکبر صاحب اس کے پارلیمانی لیڈر ہیں، ان کے نمائندے یہاں پر موجود نہیں ہوتے ہیں، وہ Coalition government یہاں پر کام کر رہی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس اسمبلی کی کارروائی اس طریقے سے نہیں ہے جو کہ ہم مولویوں کی گورنمنٹ کو کہتے تھے، مولویوں کی گورنمنٹ جو تھی، وہ اس گورنمنٹ سے میرا خیال ہے کہ بہت زیادہ بہتر تھی، وہ جو لوگوں کے مسائل تھے، وہ فلور پر لیکر آتے تھے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زه شکر گزار یم د نگہت اورکزئی صاحبے چه دوئ خبرے اوکړے خو دیکښے دوه خبرے دی، یو دوئ دا خبره اوکړه چه دا اجلاس حکومت غوښتے دے او پکار ده چه حکومت د خپل کورم پوره کړی او مخکښے به مونږ اجلاس راغوښتو نو حکومت به موجود وو۔ مونږ به اجلاس راغوښتے شو خو دا د دوئ خپل هغه دے چه دے ځل دا اپوزیشن دومره کم دے چه دوئ اجلاس نشی راغوښتے نو مونږ حکومت دا 103 ورځے چه دی، دا ټول اجلاسونه حکومت راغوښتی دی خو مونږ ته کله هم داسے څه پرابلم نه دے راغلے۔ دا خو Routine دے، تاسو د پاکستان ټولو اسمبلو کښے اوګورئ نو دوه دوه ګهنټو پورے اجلاس لیټ وی او کله کله خو اجلاس ملتوی شی Because of quorum، د خدائے فضل دے چه زمونږ دلته داسے څه نشته۔ تاسو ته به یاد وی، ما خو خبره نه کوله خو دوئ خبره اوکړه نو دلته تاسو ته به یاد وی چه دا زمونږه لیډر آف دی اپوزیشن صاحب د پیر په ورځ پاڅیدو او یو ګهنټه تقریر ئے اوکړو چه خلق Interested نه دی او دومره ورځے پکښے Gap راځی او Gap نه پس خلق دے د پاره نه راځی چه دا حکومت کار نه کوی او خلق نه وی او

موجود نه وی۔ دا شیر پاؤ خان هم پاخیدو، هغه هم د هغوی تائید اوکړو جی، تاسو یو ورځ اجلاس کوئ او بیا درے ورځے تاسو Gap ورکوئ او بیا اجلاس کوئ نو خلق لرے لرے نه راشی او د خلقو هغه انټرسټ ختم شی نو تاسو نه نن تپوس کوم چه د پیر په ورځ زمونږ هغه د اپوزیشن لیډر راغلے وو او د پیر په ورځ زمونږ سکندر خان شیرپاؤ راغلے وو، هغه مونږ Continuously دا اوچلولو، تپوس کوؤ چه باقی ټولے ورځے هغوی نه دی راغلی نو دا خبره کول خو آسان دی، خالی زه تاسو ته دا وایم، نوټس کښے مو راولم چه زمونږ لیډر آف دی اپوزیشن دا وئیلی وو چه دا Continuous اوچلوئ نو د خلقو انټرسټ به پیدا کیږی، مونږ Continuous اوچلولو خو د هغے ورځ نه پس بیا نه دی راغلی، حکومت د خدائے فضل سره خپل جواب هم ورکوی، خپل منسټران ئے هم وی، چه کوم یو منسټر نه وی، د بل منسټر دا Collective responsibility ده او چه د سیکرټریانو خبره ده نو They are answerable to the government and also answerable to the Assembly خو داسے نه ده چه دا زمونږ هغه سیکرټری موجود نه وی بیا بالکل تاسو هغه کولے شئ چه یره سیکرټریان موجود دی، دیکښے څه هغه نشته۔ که سیکرټریان نه وو نو هغه ډپټی سیکرټری، ستاسو علم کښے ده چه د سیکرټریانو هم میټنګز وی، نن Review meeting دے، زه پکښے ووم، میاں صاحب پکښے وو خو مونږ راغلو چه نه اجلاس Is more important than the review meeting نو په دے وجه باندے حکومت په هغه خپله Responsibility باندے پوهیږی، حکومت هغه خپله Responsibility پوره کوی جی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> پوائنٹ آف آرڈر سر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ثاقب خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو شکریه چه تاسو ما ته ټائم راکړو۔ دا یو ډیر Important point دے، ایشو ده چه زه ئے دے ایون ته پیش کومه۔ تاسو ته پته ده چه دا Profit and gains باندے زمونږ صوبے ته د درے کالو Exemption ملاؤ شوے دے۔ سر، په دیکښے خلقو نه ټیکس Collect شوے دے جی، هغه ټیکس چه Collect شوے دے، اوس خلقو Refund

د پارہ Apply کړے دہ۔ سر، ستاسو بہ لږہ توجہ غواړمہ جی۔ پہ دے Refund کښے زمونږ د خیبر پختونخوا درے بلین روپیز۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد آفریدی صاحب، امجد آفریدی صاحب، Please go to your own seat، پھر کافی دنوں کے بعد گپ شپ کیلئے آئے ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زہ بہ دا خبرہ بیا اوکړمہ جی۔ زہ بہ سینیئر منسٹر صاحب نہ ھم دیکښے لږ غوندے توجہ غواړمہ جی۔ سر، دا درے کالہ زمونږ خیبر پختونخوا تہ انکم ټیکس کښےProfit اوGain باندے Exemption ملاؤ شوے دے۔ سر، پہ دے مد کښے زمونږ د خلقو د بزنس مین، کاروباریانو درے بلین روپئ جمع دی او درے بلین Refund پکار دی چہ انکم ټیکس ډیپارټمنټ ورکړی خو خلقو Apply کړے دہ او ریجنل انکم ټیکس آفس پشاور ھغوی تہ ورکوی نہ لګیا دی۔ سر Refund ھغوی تہ خپلہ پیسہ نہ ورکوی، Small and medium چہ څومرہ کاروباریان دی۔ اوس ھغوی پہ دے باندے مجبور دی جی، د دوئ تعداد ساړے تین ھزار دے جی، خپلہ پیسہ شتہ دے، Refund ورتہ Allowed دے، قانون لاندے Allowed دے جی خو آر ټی او ورلہ ورکوی نہ، نو ھغہ اوس لونز اخلی او پہ انټرسټ باندے پیسے اخلی۔ سر زما تاسو تہ خواست دے، دے ھاؤس تہ مو خواست دے چہ دا آر ټی او چہ څوک ھم وی، دلتہ ئے رااوغواړئ او دا چہ کوم درے بلین Refund زمونږ د خیبر پختونخوا د کاروباریانو دوئ سرہ پروت دے چہ دا دےImmediately ریلیز کړی۔ دیکښے سر معمولی زرګونو نہ واخلہ کروړونہ روپئ د خلقو Refund دے او کاروبار خراب شوے دے۔ سر، اوس ھغوی کاروبار چلولو د پارہ پیسے اخلی لګیا دی پہ لونز باندے جی، آر ټی او تہ زہ ریکویسټ کوم چہ دلتہ ئے رااوغواړئ او دوئ تہ انسټرکشنز ورکړئ چہ خامخا زر تر زرہ دے دا Refunds دوئ تہ ورکړی جی۔ ډیرہ مھربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، تاسو د دے جواب ورکوئ کہ څہ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا چہ کوم دوئ خبرہ اوکړہ، دا ټھیک خبرہ دہ، زہ بہ تاسو تہ خواست اوکړم چہ مھربانی اوکړئ، دا پیښور کښے چہ کوم د

د وئ Concerned مشر د ے ، هغه راا وغواړئ اسمبلئ ته او ورته اووايه چه بهئ دا Refund د ے خلقو ته ملاؤ شي۔

جناب قائم مقام سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے) دا آر ټي او راا وغواړئ، Next week کښے ورله ميټنګ کيږ دئ، د آر ټي او، ريجنل ټيکسيشن آفس يو ميټنګ راا وغواړئ خير د ے ، هغه رولنګ دا سے راغلو۔ ملک قاسم صاحب۔ اس کے بعد نمبر نمبر پر ایک ایک کو میں،زه د ځان سره نا مے ليکم خير د ے۔

ملک قاسم خان خٹک: تھینک یو جناب سپیکر۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب والا، میں حکومت کی توجہ اس معزز اسمبلی کی وساطت سے ایک اہم مسئلے کی طرف دلاناچاہتا ہوں کہ شنوا یورینئیم پراجیکٹ جو کہ ڈسٹرکٹ کرک میں واقع ہے، پانچ سوارب روپے کاپراجیکٹ ہے، صوبہ خیبر پختونخوا کے شیئر سے مگر ابھی نہ میرے پاس واضح اس کا خط موجود ہے کہ وفاقی حکومت کو خط لکھا گیاہے اور وزیر اعظم پاکستان نے خود اعلان کیا تھا کہ Ongoing projects میں سے کسی پراجیکٹ کو بند نہیں کیاجائے گا، 10-2009 میں جو خرچہ ہوا ہے، پانچ کروڑ روپے باقاعدہ اس میں خرچہ ہوا ہے، اس کیلئے زمین خریدی گئی ہے اور خیبر پختونخوا کے اس معزز ایوان نے متفقہ قرارداد پاس کی ہے، ان سے ریکویسٹ کی ہے کہ اس سکیم کو بند نہ کیا جائے مگر اس کے باوجود میں آپ کو بتانا چاہتاہوں آن دی فلور، آپ ذرا توجہ دیں، پی سی ون بھی میں پڑھنا چاہتاہوں، اگر آپ مجھے اجازت دیں اور میں حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتاہوں کہ وہ وفاقی حکومت سے یہ مسئلہ اٹھائے اور یہ اہم پراجیکٹ۔۔۔

Mr. Acting Speaker: The House is not in order; the House is not in order

بشير بلور صاحب به تاسو له د د ے جواب د رکړي۔ پوائنٹ آف آرډر، ډير مختصر، Brief۔

ملک قاسم خان خٹک: ډير مختصر د ے جي۔ زه دا خبره کوم چه ګوره دا زما سره واضحه ليکل دي، ما مياں افتخار صاحب ته بنود لي دي، بشير بلور صاحب سره مے خبره کړ ے وه، درے ورځے شايد د ده په وړاند ے۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: د هغوی نه تپوس کوم کنه، بس دا خبره خو ستا اوشوه کنه۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، دا ډیر اهم دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ما ته هم احساس دے چه دا ډیر اهم دے۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک شوه، بنه نگهت اورکزئی صاحبه پلیز، To the point۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ۔ آپ آج بہت زیادہ مہربان ہیں، اتنے Important point of order پر آپ ہمیں موقع دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے اس بات کا شکوہ ضرور ہے کہ یہ پراجیکٹ ہمارے صوبے کیلئے، خیبر پختونخوا کیلئے یہ پانچ ارب کا جو منصوبہ یہاں پر آیا اور ہمارے وزیراعظم جو کہ یہاں خیبر پختونخوا کے لوگوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کی بجائے، چونکہ یہاں پر دہشت گردی ہورہی ہے، یہاں پر سیلاب آرہا ہے، وہ سارا پیسہ اٹھا کر ملتان کی طرف لے گئے، مجھے اس بات کا افسوس ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس بات کی جتنی بھی مذمت کی جائے کہ ہمارے خیبر پختونخوا کا پیسہ جو ہمارے لئے مختص کیا گیا تھا، وہ اٹھا کر ہمارے پرائم منسٹر، ان کے پاس تو بے بہا پیسہ ہے، جناب سپیکر صاحب، ایک غریب صوبے کا پیسہ وہ وہاں پر ملتان میں کیوں لیکر گئے؟ اس بات کا جواب اگر بشیر بلور صاحب۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں نثار گل، میاں نثار گل صاحب، ستاسو هم دا پوائنټ آف آرډر دے؟

میاں نثار گل کاکاخیل: هم په دغه باندے دواړه۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بنه دواړه اووایئ۔

میاں نثار گل کاکاخیل: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جس طرح ملک قاسم صاحب نے کہا کہ یہ پراجیکٹ ضلع کرک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، شکر الحمد للہ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ضلع کرک میں بہت سے وسائل ہیں، جپسم آئل اینڈ گیس اور یورنیم اور یہ پہلا پراجیکٹ تھا، اس پر ہمارے لوگ بہت خوش تھے کہ شکر الحمد للہ اگر یہ پراجیکٹ مکمل ہوا تو ضلع کرک میں کم از کم بے روزگاری ختم

ہو جائیگی لیکن ابھی تقریباً کچھ مہینوں سے یہ افواہ آرہی ہے کہ یہ پانچ ارب کا پراجیکٹ تھااور شفٹ ہو رہا ہے۔ میں بشیر بلور صاحب کو بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، میں کچھ دنوں سے اسمبلی میں نہیں تھااور غالباً اسمبلی نے اس پر باتیں بھی کیں اور متفقہ قرارداد بھی پیش کی تھی اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ پراجیکٹ ضلع کرک کیلئے جس طرح بھی ہو واپس لایا جائے اور دوسرا میرا جو پوائنٹ آف آرڈر تھا، مجھے ذرا ہیلتھ منسٹر کی توجہ چاہیئے اور وہ بہت شریف آدمی ہیں، میرے Colleague بھی رہ چکے ہیں، اگر وہ اسمبلی میں ہیں لیکن بد قسمتی سے مجھے پتہ نہیں ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ضلع کرک میں ہیلتھ کے جو بھی مسائل آتے ہیں، میں نے ایک دن پہلے بھی اس کو ڈسکس کیا تھا، آج مجھے صبح ایک فون آیا، یونیسیف پروگرام جو پورے صوبے میں شروع تھا، پہلے ڈاکٹر سالار صاحب اس کے انچارج تھے، جب وہ ریٹائر ہو گئے تو پھر اس کے بعد ڈاکٹر زمان صاحب اس کے انچارج ہو گئے جو کرک سے Belong کرتے ہیں اور Specially میرے حلقے سے Belong کرتے ہیں۔ میں اس پر بڑا خوش ہوں کہ ڈاکٹر زمان صاحب میرے صوبے کی نمائندگی کرتے ہیں لیکن کم از کم اس کو یہ سوچنا چاہیئے، اس کو سیاست نہیں کرنی چاہیئے کہ وہ سیاست کرے کہ جس آدمی نے میاں نثار کو ووٹ دیا ہے، اس آدمی کو نکالا جائے۔ جناب سپیکر، میں اس ایوان میں آج کہنا چاہتا ہوں، شکر الحمدللہ الیکشن آتے رہتے ہیں، اس پر اگر نوکریاں ملیں یا نہ ملیں لیکن آج ڈاکٹر زمان اگر یہ چاہتا ہے کہ پورے کرک میں یا پورے صوبے میں لوگوں کو نکالا جائیگا تو پھر تو ٹھیک بات ہے لیکن اگر یہ لسٹ لیکر آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں کو نکالو اور فلاں کو نہ نکالو تو پھر میں اس ایوان میں کم از کم کہنا چاہتا ہوں وزیر صحت صاحب کو کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ یہ Coalition حکومت ہے اور شکر الحمدللہ جو بھی بندہ مجھے ملنے آتا ہے، جس پارٹی سے تعلق رکھتا ہے، کرک سے آتا ہے، جس علاقے سے آتا ہے، میں اس کی عزت کرتا ہوں اور اس پر میں نے ایک دن پہلے احتجاج کیا تھا، ای ڈی او ہیلتھ کے متعلق کہا تھا، کسی نے مجھے بتایا تھااور ان کو کہا گیا تھا، کہ جو بھی ہے میاں نثار کا کام مت کریں۔ سر، بات یہ ہے کہ میں منسٹر صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں ہمارے ساتھ ڈاکٹرز کم ہیں، وہ دیئے جائیں، کم از کم جن لوگوں کو روزگار ملا ہے، ان کا روزگار ختم نہ کیا جائے اگر ان کو نوکریوں کی تکلیف ہے تو میں بہادر صاحب کو ریکویسٹ کرتا ہوں یا واجد علی صاحب کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مجھے نوکریاں نہیں چاہئیں لیکن کم از کم غریب لوگ جو بھرتی ہوئے ہیں اور

ایک ایک، دو دو سال سے وہ کرک میں نوکریاں کر رہے ہیں، اگر ان کو نکالا جاتا ہے تو کم از کم میں اس پر برہمی کا اظہار بھی کرونگا اور احتجاج بھی کروں گا اور منسٹر صاحب کی طرف سے مجھے امید ہے کہ انہوں نے نہیں کہا ہو گا لیکن کم از کم ان کے لوگ جو ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتے ہیں، اگر وہ Accept کئے جائیں تو میرے خیال میں اس ایوان کیلئے اور حکومت کیلئے بھی اچھی بات ہو گی۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: یو منٹ، تا سو کبنیني سر۔ باچا صالح صاحب۔ اسی کے بارے میں ہے؟

(شور)

سینئیر وزیر (بلدیات): بله خبره ده۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: د دے سره Related ده که نه؟

سینئیر وزیر (بلدیات): Related نه ده جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: Relevant نه ده۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: بنه نصیر محمد صاحب۔

(شور)

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، ملک صاحب نے جو انتہائی اہم مسئلہ آج ایوان میں اٹھایا، اس کی تائید کرتے ہوئے میں دو باتیں آپکے گوش گزار کرنا چاہونگا۔ جناب سپیکر، یہ ہمارے اس صوبے کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس صوبے کو معدنیات کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ اس صوبے میں یہاں آج کرک میں گیس نکالی جا رہی ہے اور کرک میں جس طرح یورینیم کا پراجیکٹ بنا ہوا ہے، اسی کے حوالے سے میں اتنا کہنا چاہونگا کہ ہمارا ضلع لکی مروت بھی یورینیم کی دولت سے مالا مال ہے، وہاں پر پراجیکٹ پچھلے پانچ چھ سال سے چل رہا ہے اور افسوس کی بات ہے کہ اس پراجیکٹ سے تمام کی تمام آمدن پنجاب کو دی جا رہی ہے، ہمارے صوبے اور خاص کر لکی مروت کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں پی پی آئی نے ایک میٹنگ کال کی تھی، گیس اور پٹرول کے سلسلے میں اور میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہمارے پی ایف 75 میں آج سے کوئی

بیس سال پہلے کھدائی ہوئی تھی، اس میں گیس نکلی تھی لیکن افسوس کہ بیس سال میں وفاقی حکومت اور خاص کر صوبائی حکومت نے اس پر توجہ نہیں دی۔ آپ کے توسط سے میں یہ خصوصی مسئلہ اس ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبے کی اس معدنیات کو، اس دولت کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے کوئی واضح حکمت عملی طے کی جائے اور اس سے نہ صرف صوبے کو بلکہ پورے ملک کو فائدہ ہوگا اور جو ہمارا ضیاع ہو رہا ہے، قبول خیر کی صورت میں وہاں پر میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ جتنی بھی ایمپلائمنٹ ہوئی ہے، پنجاب سے ہوئی ہے، حلقہ ہمارا ہے اور وہاں پر جتنے بھی لوگ بھرتی کئے جا رہے ہیں، وہ پنجاب سے لا کر بھرتی کئے جا رہے ہیں تو اس خصوصی مسئلے پر ہماری صوبائی حکومت سے درخواست ہے کہ ذرا غور کر کے ان لوگوں کو اپنا حق دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب، بشیر بلور صاحب، پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، زہ ډیر شکر گزار یم۔ ملک قاسم صاحب چہ کومے خبرے اوکړے، نگہت اورکزئی صاحبہ، میاں نثار گل، نصیر محمد خان صاحب، دا بالکل ٹھیک خبرہ دہ، تاسو تہ زہ عرض کوم، ښنگہ چہ دوئ اوفرمائیل چہ شل کالہ مخکښے کھدائی شوے دہ او چا انټرسټ نہ دے اغستے، دا کریډیټ دے زمونږ حکومت تہ ځی د خدائے فضل سرہ چہ مونږ راغلو او مونږ پہ ھغے باندے پورہ Concentration اوکړو او نن د خدائے فضل سرہ چہ مونږ مخکښے پہ بجټ کښے ساتلے وو، تیس بلین روپئ مونږ ساتلے وے د گیس او د پیټرولیم انکم، دے ځل لہ مونږ نائن بلین روپئ ساتلے دی، د گیس او د پیټرولیم انکم د پارہ خپل بجټ کښے، زمونږ حکومت اوس ورلہ کمپنی بیلہ جوړہ کړہ چہ د ھغے ھغہ بلہ ورځ ھم خبرہ شوے وہ، د پختونخوا د گیس اینډ آئل کمپنی، مونږ د خدائے پہ فضل سرہ پہ دے باندے ډیر زیات کوشش کوؤ او زہ بالکل د دوئ سرہ Agree کوم چہ مونږ تہ دا حالات نارمل شی نو زہ پہ دعوے سرہ وایم چہ مونږ بہ ټول پاکستان تہ پیټرول سپلائی کولے شو، مونږ بہ ټول پاکستان تہ گیس سپلائی کولے شو خو چہ مونږ تہ خدائے حالات نارمل کړی۔ د خدائے فضل سرہ چہ ښنگہ دوئ مونږ تہ اووئیل، مونږ تہ خدائے ډیر نعمتونہ راکړی دی، مونږ چہ خالی دا بند اوتړو، چہ یو بند اوتړو نو مونږ پہ زرگونو یونټ میگاواټ بجلی پیدا

کولے شو۔ سپیکر صاحب، بجلی زمونږ ده، گیس زمونږ دے، تیل زمونږ دی، خدائے مونږ ته راکړی دی، زمونږ سره ډیر یورینیم چه څنګه دوئ خبره اوکړه، د هغے باوجود زه به دا خواست اوکړم چه په دیکښے دومره مونږ باندے مهربانی اوکړی د دے صوبے سره او بیا زمونږ بدقسمتی دا ده چه لاء اینډ آرډر سیچو یشن داسے دے چه مونږ هغه شان کار پکښے نه شو کولے څنګه چه پکار دے چه مونږ ئے اوکړو۔ مونږ داسے ډیرو کمپنو سره خبرے اوکړے چه کوهستان ته او ملاکنډ ډویژن ته چرته مونږ غواړو چه هائیډل جنریشن کار شروع کړو، هلته هم خلق یریږی نه ځی، خدائے د اوکړی چه لږ حالات نارمل شی نو ان شاءالله زه په دعوے سره وایم چه زمونږ حکومت چه دے، مونږ پیټرولیم به ان شاءالله دومره خپلے صوبے ته ورکوؤ او تاسو ته دا هم علم دے چه مونږ ته پینځه دیرش اربه روپئ مرکزی حکومت راکړے دی او د هغے انکم هم تقریباً یو بلین جوړ شو، 36 billion rupees چه دی، زمونږ د دے حکومت دا پیسے دی، دا د عوامو پیسے دی، دا په بینک کښے پرتے دی او مونږ دا فیصله کړے ده چه په هغے باندے به مونږ نه کوځے جوړوؤ، نه به په دے باندے بل څه کوؤ، مونږ به دا صرف په هائیډل جنریشن باندے لګوؤ۔ دا کوم لیټر چه دوئ ما ته راکړے دے، بالکل دا ټهیک خبره ده، Project was started in 2009-10 with the amount of rupees 50 billion, released against the allocation of rupees 5 hundred billion for 2009 and 2010. The project is not included in PSDP 2010-11by the Planning Commission، زه به دا خواست اوکړم چه میاں صاحب به هم کښینی، هغوی به هم کښینی، یو قرارداد به متفقه راوړو او مونږ به حکومت ته اووایو چه دا پکار ده چه ریفائنری هم دلته جوړه شی، (تالیاں) دلته گیس چه مونږ پیدا کوؤ نو د دے ریفائنری هم پکار ده چه په دے کرک او په دے علاقو کښے جوړ کړے شی او دا چه کومے پیسے بند شوے دی، دا د هم مهربانی اوکړی په PSDP کښے د راولی چه مونږ ته زمونږ د صوبے هغه حق ملاؤ شی نو دا ټول پاکستان ته فائده ده، یورینیم خو د دنیا د ټولو نه اهم دهات دے، د ټولو نه اهم شے دے چه هغه خدائے مونږ ته راکړے دے۔ پکار ده چه مونږ یو Unanimous قرارداد پاس کړو او مرکز ته خواست اوکړو چه مهربانی اوکړئ دا پیسے د مونږ ته واپس راکړی۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: باچا صالح! ستاسو د هیلتھ په باره کښے دے کنه؟

جناب بادشاه صالح: ډیره مهربانی او ډیره شکریه، سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہں جی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔

(شور)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، صرف دومره خبره کول غواړمه چه هغه بله ورځ هم دا خبره نیمګړے پاتے شوے وه او په دے ځائے کښے یوه خبره رااوچته شوے وه چه د دے صوبے نه پیسے تلے دی د څه پراجیکټو نه، زمونږ د مواصلاتو په حواله باندے د هغے سب کمیټی ده چه د هغے کنوینر زمونږ سینیټر زاهد خان وو او دا نوټس ئے اغستے شوے وو او دا په اخباراتو کښے هم راغلی وو، دا داسے څه پټه خبره هم نه وه او هغوی دا پوائنټ آؤټ کړی وو، وزیر اعظم هم ورسره اومنل، صدر صاحب هم ورسره اومنل او هغوی وائی چه ستاسو کومے منصوبے دی، هغے ته به مونږ پیسے ورکوؤ، د هغے د پاره ئے خپلے پیسے هم ور کړے، بیا دلته زمونږ مرکزی وزیر صاحب پخپله هم راغلو او د هغے ئے دلته ورکړه۔ د دے په بنیاد باندے مونږ دا خبره ضرور کوؤ او د هغه Surety خلقو هم مشکور یو چه دا خبره ئے پوائنټ آؤټ کړے ده او د هغوی ئے دے خبرے ته نظر راګرځولے دے، د وزیر اعظم صاحب نظر ئے هم راګرځولے دے، د صدر صاحب نظر ئے هم راګرځولے دے۔ مونږ د دے خبرے تاکید کوؤ چه د دے صوبے یوه پیسه په هیڅ قیمت باندے، په هیڅ حواله باندے د دے ځائے نه جدا نه کړے شی او تاسو سپیکر صاحب، دومره Sensitive خبره وه چه زما د هزارے ټول ورونړه دلته کښے پاڅیدلی وو، په هغه ورځ باندے او هغلته په هزاره کښے یو داسے سیچویشن دے، بیا د چترال په حواله باندے زمونږ یو سیچویشن دے او

په دیکښې لواری ټنل هم وو او بیا ورسره دلته زمونږ نادرن بائی پاس هم وو، لهذا په داسې موقع باندې چه دلته د دهشت ګردئ یو مضبوط لهر دے او په هغې کښې احساس محرومی پیدا کیږی نو د دے خبرے ګنجائش نشته دے، لهذا دا اوس چه کومه خبره ده، د دے ازاله ضرور شوے ده خو د راتلونکی وخت د پاره چه دے ته خامخا نظر اوکړے شی چه کم از کم د خیبر پختونخوا په حواله باندې هیڅ قسم داسې تاثر ملاؤ نه شی چه ګنی د دے ځائے یوه پیسه اخوا کړے شوے ده۔ په دے موجوده وخت کښې مونږ د صدر صاحب هم مشکور یو، مونږ د وزیر اعظم صاحب هم مشکور یو، مونږ د وزیر صاحب هم مشکور یو چه هغوی Surety راکړے ده او د سینیټر زاهد خان خصوصی مشکور یم چه هغه دے مسئلے ته نظر راګرځولے دے او دا ئے پوائنټ آؤټ کړے ده او د هغے حل رااوتلو۔ زه جناب سپیکر صاحب، د یورینیم په حواله باندے یوه وړه خبره کوم چه دلته د قاسم صاحب سره ما خبره کړے ده، د هغه د پراجیکټ سره بالکل مونږ متفق هم یو او چه کله پیسے اولګی نو پکار نه ده چه مینځ کښې بریک شی ځکه چه هغه پیسے هم ضائع کیږی چه هغه کومے لګیدلے وی خو د یورینیم دا خبره ډیره زړه ده۔ جناب سپیکر صاحب، دا به مونږ په هغه وخت کښې خبره کوله چه خیبر پختونخوا له خدائے پاک ډیر دولتونه ورکړی دی چه په هغے کښې سره زر هم دی، تیل هم دی، زمونږ خلق وائی خیبر پختونخوا سره څه دی؟ زما په خپل خیال یواځې د پاکستان خبره نه کوم، په دے ریجن کښې یوه هم داسې خطه نشته چه خدائے پاک خیبر پختونخوا له کوم دولتونه ورکړی دی او د سرو زرو چه دا ډیره لویه کوالټی ده چه د سعودی عرب او د امریکے د ټولو نه ټاپ کوالټی ده، دا کوالټی زمونږ د خیبر پختونخوا د چترال په غرونو کښې شته، دیرش کاله اوشو چه راوتے ده، مونږ ته ملاویږی نه، په ټیسټونو باندے هغه خلاص شو، لهذا دے خبرے ته هم توجه کول غواړی چه دا سره زر چه کوم راوتی دی، د دے استعمال به کوم ځائے کښې وی، دا به اختیار د چا وی او دغه یورینیم چه دا د ایټم بم او د دغے نه علاوه په ډیرو غټو غټو څیزونو کښې استعمالیږی او ډیر قیمتی دهات دے، هغه لار چه کومه ده، هغه سړک پنجاب ته شته، زمونږ خیبر پختونخوا ته د هغے لار نشته۔ دلته زما د لکی وړور ګیله اوکړه، د کرک وړور

گیله اوکړه، مونږ ته ئے لار د سره راکړے نه ده، د دے د پاره ئے نه ده راکړے چه دا صرف او صرف هغه طرف ته ځی چه د خیبر پختونخوا په خاوره یورینیم راوتی دی، د دے اختیار هم د خیبر پختونخوا سره پکار دے او لار هم زمونږ سره پکار ده او چه په کومه علاقه راوتی دی، چه په کومه علاقه کښے راوتی دی، هغه خلقو ته هم د هغے ثمرات پکار دی او هغه صوبے ته هم د هغے ثمرات پکار دی۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ٹهیک خبره ده۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> دا زوړ وو، موجوده حکومت نه زمونږ دا توقع ده چه دا زوړ سسټم به بدلوی او د صوبائی خود مختاریٔ په حواله او د اتلسم ترمیم په بنیاد چه کوم نوے صورتحال دے، پکار ده چه دا سړکونه جوړ کړی او اختیار ئے خیبر پختونخوا له ورکړی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> باچا صالح صاحب۔

<u>جناب بادشاه صالح:</u> ډیره مهربانی او شکریه سپیکر صاحب۔

<u>میاں نثار گل کاکاخیل:</u> جناب سپیکر، ما ته موقع راکړه۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> درکوؤ، دا جواب چه درکړی، هغه اشاره ئے اوکړه خو هغه له۔۔۔۔۔

<u>جناب بادشاه صالح:</u> ستاسو په وساطت سره زه مشرانو ته۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> باچا صالح صاحب۔

<u>جناب بادشاه صالح:</u> ستاسو په وساطت سره زه د مشرانو توجه دے طرف ته راګرځول غواړم چه کله حالات زمونږ په ملاکنډ ډویژن کښے خراب شو، دهشت ګردی شروع شوه او هغے کښے ډیر خلق په سوات کښے شهیدان شو، په ټول ملاکنډ ډویژن کښے ډیر خلق شهیدان شو، خاصکر زمونږ په دیر کښے 130 سکولونه چه په لوئر او اپر دیر کښے د دهشت ګردی د وجے نه والوتل، هسپتالونه خراب شو، په جماعتونو کښے خودکش دهماکے اوشوے، زمونږ په ګاونډ کښے په یو کلی کښے تقریباً 33کسان په یو خودکش دهماکه کښے شهیدان شو، پولیس والا

پکښې شهیدان کړے شو جی، بیا حکومت هلته په ملاکنډ ډویژن کښې د قرضو د معافئ اعلان اوکړو خو نن چه کوم په دو تاریخ نوټیفکیشن جاری شوے دے، د سټیټ بینک د طرف نه نو هغے کښې د ملاکنډ، سوات، بونیر او چترال دا څلور ډسټرکټس پکښې Nominate کړے شوی دی، د دوئ قرض به معاف کیږی خو دا اپر دیر، لوئر دیر پکښې نشته نو زه ستاسو په وساطت سره حکومت ته دا خبره کوم، که صوبائی حکومت دا لسټ ورکړے وی نو دوئ د مهربانی اوکړی او دا خپل لسټ د واپس کړی او بل د اولیږی، که هغوی د هغه ځائے نه کړے نو دوئ ته د اوس سفارش اوکړے شی چه یره دا قرضے او دا علاقے هم په دیکښې دی، مونږ ته د هغه کلی خبره چه سزا هم حکومت راکوی، هغه قوم پخپله پاځی، خپله دفاع کوی، هغه قوم پخپله پاځی او جنګیږی، هغه قوم پخپله پاځی د دهشت ګردو او د خودکشو نه نه ویریږی او ټول مونږه پخپله، زمونږ مشران، زمونږ خاندانونه پکښې موجود ناست وو خو اوس چه کوم نوټیفکیشن شوے دے که زمونږ دیر اپر، لوئر نشته نو دا کومے قرضے چه سټیټ بینک معاف کوی، کوم چه د هغه خلقو کاروبارونه خراب شوی دی، فصلونه ئے تباه شوی دی، بیا د سیلابونو نه هم تباه شوی دی، هغه په دے پوزیشن کښے نه دی چه دا قرضے حکومت ته ورکړی نو په دیکښې دا اپر او لوئر دیر د هم شامل کړی چه دا مشران سفارش اوکړی چه دا قرضے هم په دیکښې شامل شی او دا معاف شی، ولے چه د غه علاقے هم ډیرے خرابے شوے دی او Disturb شوے دی جی۔ ډیره مهربانی او ډیره شکریه جی۔

<u>ملک قاسم خان خټک</u>: جناب سپیکر، پوائنټ آف آرډر سر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: څه Related matter چه نه وی نو بیا به ګوره اجازت نه درکومه ځکه چه هغه جواب ورکولو ته هم هیلته منسټر ناست دے او هغه پکښے بل ستاسو دے سره Related دے۔

<u>جناب محمد زمین خان</u>: جناب سپیکر، دا سے کوؤ چه باچا صالح ورور چه کومه خبره اوکړه، دے باره کښې چونکه هغه هم خبره اوکړه، مونږ هغه بله ورځ په دے باره کښې خپل ګزارشات، زه او ډاکټر ذاکر الله صاحب او محمود زیب، مونږ ټول ورونړو د چیف منسټر صاحب په علم کښې دا خبره راوستے وه او هغه ته هم مونږ

درخواست کړے وو او هغه دا Commitment هم کړے وو، هغوی Already وائی چه ما ډی او لیټر پرائم منسټر ته لیږلے هم دے، بیا هم هغه ته مونږ دا درخواست اوکړو چه دا زمونږ د دغه ضلعے سره نا انصافی ده، زیاتے دے دا غریبانانو سره، نو مهربانی اوکړئ، هغه څه دا سے وعده هم کړے وه چه یره زه به Personally د پرائم منسټر سره خبره هم اوکړمه نو بیا هم د دے اسمبلئ د فلور په وساطت سره مونږ د صوبائی حکومت نه دا مطالبه کوؤ چه وفاقی حکومت ته دا زمونږ درخواست په پرزور انداز کښے کیږدی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ذاکر اللہ خان۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: ستاسو ډیره زیاته مننه جی۔ خبره هم دا ده چه زمونږ ضلع دیر پائین او بالا په دواړو باندے د جټ جهازونو بمباری په مونږ باندے شوے ده، زمونږ کورونه وران شوی دی، بچی زمونږ شهیدان شوی دی، زنانه زمونږ شهیدانے شوے دی او تاسو ته پته ده چه Conflict zone دا ټول ډیکلیئر شوی دی نو چه ډیکلیئر شوی دی نو بیا ولے په دے دغه کښے چه دا ټول ملاکنډ ډویژن شامليږی، د هغے نه دیر پائین او دیر بالا اوځی؟ دا انتهائی ظلم دے جی، مونږ حکومت ته درخواست کوؤ چه دا د فوری طور باندے شامل کړی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، دا ښنګه چه باچا صالح خبره اوکړه، زمین خان خبره اوکړو، ډاکټر ذاکر الله صاحب خبره اوکړه نو دوئ خو پخپله فلور آف دی هاؤس وئیلی وو چه وزیر اعلیٰ ورسره Commitment کړے دے نو وزیر اعلیٰ صاحب Commitment کړے دے نو هغے نه پس خو بیا هډو څه سوال نه پیدا کیږی۔ مونږ بیا هم ښنګه چه دوئ اووئیل، زما خو به دا خواست وی چه دا د یو قرارداد دوئ اولیکی چه مونږ ئے Unanimously پاس کړو او مرکز ته اووایو چه مهربانی اوکړئ، زمونږ دا لږ Highlight به هم شی او حکومت ته دا قرارداد In writing کښے لاړشی نو هغه به څه Reaction هم پرے اوکړی۔ زما به دا خواست وی چه Collectively یو قرارداد اولیکئ او مونږ به ئے Unanimously پاس کړو چه هلته اورسیږی او د دوئ کار اوشی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ظاہر شاہ صاحب۔

(قطع کلامیاں) (شور)

(اس مرحلہ پر ملک قاسم خان خٹک، جناب اقبال دین، مفتی کفایت اللہ اور دیگر اراکین اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: ظاہر شاہ صاحب، آپ ان کا جواب دیں۔ پھر ان کا دیکھ لیں گے۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ۔ جناب سپیکر، میاں نثار گل نے MNCH Project کے بارے میں بات کی تو میں اس سلسلے میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں جو بھرتیاں کی گئیں تو اس کے اندر دو تین بے قاعدگیاں اور میں فلور آف دی اسمبلی پہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہر ڈسٹرکٹ میں ڈرائیورز لیے گئے ہیں، ایمبولنس موجود نہیں ہے اور ڈرائیورز لیے گئے ہیں۔ کچھ ایسا سٹاف لیا گیا جو کہ پی سی ون کے اندر اس کی Provision ہی نہیں ہے، پھر جو سٹاف لیا گیا تو Mostly وہ سٹاف تھا جو بغیر کسی Codal formalities کے ذریعے لیا گیا، نہ اشتہار دیا گیا، نہ انٹرویوز ہوئے اور نہ ہی اس کے کوئی ٹیسٹ وغیرہ ہوئے۔ اس کے بعد یہ پراجیکٹ جو ہے، یہ Funded ہے، 50% by Federal government اور 50% اس کے اندر Foreign donners کے حوالے سے یہ Funded ہے۔ اس میں جب یہ بات ان کے علم میں آئی تو انہوں نے Contingency میں جو سٹاف رکھا، Contingency کی ایک Limit ہوتی ہے کہ آپ پانچ پرسنٹ Contingency staff رکھ سکتے ہیں، انہوں نے کم از کم پندرہ سے لے کر بیس پرسنٹ Contingency staff رکھا اور اس کا رزلٹ یہ ہوا کہ جو ڈونرز تھے، انہوں نے اس چیز کو دیکھا کہ صرف اور صرف Employment کے حوالے سے اس پراجیکٹ کو استعمال کیا جا رہا ہے تو انہوں نے ہماری فنڈنگ روک دی۔ اب حالت یہ ہے کہ پچھلے چھ مہینوں سے جو سٹاف وہاں پہ کام کر رہا ہے، ان کی تنخواہ نہیں دی گئی، چھ مہینے سے ان کو تنخواہ نہیں دی گئی اور اب ہم نے اور وہ جن کی بات کر رہے ہیں، وہ بیشک ایک سٹینڈنگ کمیٹی ہے، سٹینڈنگ کمیٹی میں بیٹھ کر وہ ہمارے ساتھ موجود تھے، ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جتنا فالتو سٹاف انہوں نے رکھا ہے، وہ فالتو سٹاف جس کی پی سی ون میں Provision نہیں

ہے، ایک وہ فالتو سٹاف جو ڈرائیورز ہیں اور ایمبولنسز نہیں ہیں اور ایک وہ سٹاف جو رکھا گیا ہے جس کی Codal formalities پوری نہیں کی گئیں، یہ تمام تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب بنتے ہیں، ہم نے ان کو فارغ کیا ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ Mostly staff جو تھا، جب میں نے ایک Vigilance team بھیجی کہ جاؤ، مثلاً دور دراز علاقوں میں جو ڈسٹرکٹس ہیں کہ جاکر دیکھیں کہ ایک آدمی اتنیLucrative تنخواہ، کہ وہ بندہ پشاور میں بیٹھا ہے اور تنخواہ بنوں سے وصول کر رہا ہے، بندہ پشاور میں بیٹھا ہے اور تنخواہ دیر سے وصول کر رہا ہے تو یہStepsاس پراجیکٹ کی بہتری کیلئے لیے گئے ہیں اور یہ بھی میں آپ کو بتادوں کہ اگر کوئی کہے کہ Victimization ہے تو یہVictimization اس لئے نہیں ہے کہ جو سٹاف ہم نے نکالا ہے،اس کے بدلے میں ہم نے دوسرا اسٹاف نہیں رکھا ہے۔وہ ساری کی ساری پوسٹیں موجود ہی نہیں تھیں جن پہ سٹاف رکھا گیا، تو یہ میں ان کی اطلاع کیلئے بتانا چاہتا ہوں، میاں نثار گل صاحب کیلئے کہ یہ جو ہمارے تھے، انہوں نے اس وقت اس سٹاف کو کس طریقے سے رکھا تھا؟اس سے پہلے جو پراونشل کوآرڈینیٹر تھے، یہ سارے کارنامے ماشاءاللہ انہوں نے انجام دیئے ہیں اور اس کی پوری ڈیٹیل میرے پاس ہے۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ آج یہ بات مجھ سے پوچھی جائے گی ورنہ وہ تفصیل میرے پاس ہے، میں آپ کو بتاؤں گا اور اس سلسلے میں ایک انکوائریConduct کرنے جارہا ہوں کہ کیوں گورنمنٹ کا پیسہ اس طریقے سے برباد کیا گیا؟ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل کاکا خیل:</u> ملک صاحب! سوال میرا ہے اور ہر سوال میں آپ اٹھتے رہتے ہیں، میں وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں اور آپ اس کے بعد پوچھ لیں۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> جناب سپیکر، زما حق دے-----

<u>میاں نثار گل کاکا خیل:</u> (ملک قاسم خان خٹک، رکن اسمبلی سے) آپ ذرا آرام سے بیٹھ جائیں-----

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> زمونږ دا-----

<u>میاں نثار گل کاکا خیل:</u> اس کو ذرا سمجھائیں، یہ میرے خیال میں دماغ سے تھوڑا گر گیا ہے۔ شکریہ جناب سپیکر-----

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا ، دا مسئله هاؤس کبنے راغلے ده، زه خبره کولے شم۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر، اس کو ذرا سمجھادیں۔ جناب سپیکر، ہیلتھ منسٹر صاحب نے جو جواب دے دیا ہے اور بہت ڈیٹیل سے دیا ہے، میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن میرے خیال میں ایسی بات ہے کہ ڈیڑھ سال پہلے بندے بھرتی ہوئے تھے اور ان کا پی سی ون Approve نہیں تھا اور وہ نکالے گئے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ڈاکٹر زمان صاحب کا نام لے رہے ہیں تو اس نے اپنے بندے بھی بھرتی کئے ہیں، میں کرک کی بات کر رہا ہوں کہ اس کے بعد اس نے بندے بھرتی کئے ہیں، وہ پی سی ون کدھر سے Approve ہوا تھا؟ میں یہ نہیں کہتا منسٹر صاحب! کہ آپ نے کہا ہو گا لیکن میرا اپوائنٹ آف آرڈر ہے، اگر آپ بیٹھ جائیں، دیکھ لیں سیاہ، مطلب یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ایک بندے کو نکالیں، دو سال تک اس نے کام کیا، پھر دوسرے کو بھرتی کیا جائے۔ ہاں اگر آپ MNCH Programme کو ختم کرنا چاہتے ہیں، اگر تنخواہیں نہیں ہیں تو پھر پورے صوبے میں ایک مثال بنانی چاہیئے، پھر یہ کہ میں نے یہ بھی کہا کہ وہ کرک سے Belong کرتے ہیں اور میرے حلقے سے Belong کرتے ہیں، میں نے یہ بھی کہہ دیا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو بندے انہوں نے نکالے ہیں، Choice پہ نہیں ہونے چاہئیں کہ یہ ٹھیک ہے یہ غلط ہے۔ آپ جب بھی چاہیں تو اس کو بلائیں، میں لسٹ لے آؤں گا، اگر انہوں نے کام نہیں کیا، وہ پشاور میں بیٹھے ہوں اور تنخواہیں غلط لی ہوں تو پھر میں اس فلور پر یہ کہتا ہوں کہ پھر میں غلط ہوں، اگر انہوں نے کام کیا ہے اور ٹھیک ٹھاک کام کر رہے ہیں اور ان کو نکال کر دوسروں کو بھرتی کیا جاتا ہے تو میرے خیال میں یہ اچھا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ظاہر شاہ صاحب، پلیز۔

وزیر صحت: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جو MNCH Project کے حوالے سے بات ہو رہی ہے، وہ لوگ ہم نے نکالے ہیں، اس کی تفصیل میں آپ کو دے دوں گا اور اس کی جو تین کیٹیگریز میں نے آپ کو بتائی ہیں کہ ایک وہ جو بلا جواز بھرتی کی گئی ہے جس کی اس کے اندر کوئی Provision نہیں تھی۔ جس طرف میاں نثار گل صاحب جس بات کا ذکر کر رہے ہیں، وہ یہ ہے کہ ابھی Recent ایک پراجیکٹ آیا تھا، تین مہینے کیلئے صرف لوگوں کو انہوں نے اپوائنٹ کرنا تھا، صرف تین

مہینوں کیلئے، جو کہ یہ فلڈ سے Related تھا اور تین مہینوں کیلئے اس حوالے سے لوگ لیے گئے جو کہ صرف تین مہینے کام کریں گے اور جہاں تک پہلے لوگ نکالے گئے ہیں، اگر اب مجھے پتہ ہوتا کہ میاں نثار گل صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ اتنی بڑی بات کریں گے تو میں اس کی تفصیل ساتھ لیکر آتا اور آپ کو بتاتا کہ یہ جو ہوا ہے، اس کے اندر کیا ہوا ہے اور ہم نے اس کا جو نتیجہ نکالا ہے، وہ کیا ہے؟ وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ کاش اگر مجھے پتہ ہوتا کہ آج یہ سوال مجھ سے پوچھا جائے گا تو میں تیاری کر کے آتا اور یہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ MNCH کا جو Main project ہے، اس سے بندے نکالے گئے۔ یہ جو تین مہینوں کیلئے پراجیکٹ ہے جو اگلے مہینے ختم بھی ہو جائے گا، اس کیلئے ایک Temporary سا تین مہینوں کیلئے سٹاف بھرتی کیا گیا ہے جو تین مہینے کے بعد اپنے گھروں کو چلا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب۔

ڈاکٹر حیدر علی: جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو به توسط سره وزیر صحت صاحب نه دا سوال کول غواړمه جی، په دے باندے مونږ توجه دلاؤ نوټس هم جمع کړے دے، د دے صوبائی ډائریکټر چه دے، د MNCH چه کوم دے جی، په سوات کښے چه کوم کسان دی، هغوی Totally دغه کړی دی، دا زاړه او نوی چه کوم کسان دی د کلاس فور، د سوات نه بهر د ډسټرکټ کرک نه ئے راوستی دی، لوکل خلق یو کس ئے هم نه دے بهرتی کړے نو زما خیال دے چه که دوئ د دے سره اتفاق کوی او دا کمیټئ ته حواله شی او پوره په دے باندے په ډیټیل سره خبره اوشی نو ډیره مهربانی به وی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ظاہر شاہ صاحب۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں عرض کر رہا ہوں کہ جو سٹاف جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں، اس کی جگہ پہ کوئی نیا سٹاف نہیں لیا گیا، وہ اسی طریقے سے خالی پڑی ہے۔ یہ جس بات کا ذکر کر رہے ہیں، میں نے آپ سے ذکر کیا ہے، میں پھر Repeat کرتا ہوں کہ ایک پراجیکٹ ہے، صرف تین مہینوں کیلئے اور وہ Flood affected areas کیلئے تھا، اس کیلئے ایک سٹاف رکھا گیا ہے جو صرف اور صرف تین مہینوں کیلئے ہے جو Almost اگلے مہینے ان کا کام Complete ہو جائے گا اور وہ فارغ ہو جائے گا، وہ جن کی بات کر رہے ہیں وہ بھی اگلے مہینے چلے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ہم نے کوئی سٹاف نہیں رکھا اور وہ سٹاف ہم نے ضرور نکالا

ہے جو Without codal formalities لیا گیا تھا، جس کی پی سی ون کے اندر Provision نہیں تھی۔اب جناب سپیکر، اس پورے صوبے میں کوئی ایک سو کے قریب یا ایک سو پچیس کے قریب ڈرائیورز لیے گئے ہیں، ایمبولنسز نہیں ہیں اور ڈرائیورز لیے گئے ہیں، اب یہ ڈرائیور کیا کریں گے، وہ ڈرائیور کیا کرتے ہیں جو صرف گھر میں بیٹھے، تنخواہ ان کو ملتی تھی، ان کا کوئی کام نہیں تھا، اب ان کو اگر نکالا ہے تو غلطی کی ہے؟ تو میں یہ غلطی پھر بھی کروں گا۔ شکریہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل: سر، سوات سے بھی یہ بات اٹھی، کرک سے بھی اٹھی تو میرے خیال میں منسٹر صاحب کو چاہیئے کہ وہ اگر ایک دن مقرر کرلیں تو اس بندے کو بلالیں، ہو سکتا ہے ہم غلط ہوں، ہو سکتا ہے وہ ٹھیک جارہا ہو لیکن کم از کم ایک میٹنگ ہونی چاہیئے کیونکہ سوات والے بھی یہی بات کہہ رہے ہیں، میں بھی یہی بات کہہ رہا ہوں، ہو سکتا ہے کوئی اور بندہ بھی یہ بات کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: For information of the House میرے خیال میں 15 تاریخ کو سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ ہے تو جتنے ممبران کی اور Specially اس MNCH project کے بارے میں جو تحفظات ہیں، تو وہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ ملتوی ہوگئی ہے، یہ 22 کو ہوگی جو آپ 15 کو کہہ رہے ہیں، یہ ہمارے پاس نوٹیفکیشن ہے کہ یہ 22 کو ڈیفر ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈیفر ہوئی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ڈیفر ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پندرہ کے بجائے۔

جناب عبدالاکبر خان: چیئرمین نے ڈیفر کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تا سو تاریخ فکس کړې کنه؟

جناب جعفر شاہ: 22 تاریخ کو ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: 22 فروری کو؟

جناب جعفر شاہ: ہاں جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بس پہ 22 فروری باندے بہ ئے واخلو خیر دے۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، یو خبرہ کومہ۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کہ دے سرہ Relatedوی نو مطلب دا چہ دا خو مونږ کمیټئ تہ ریفر کړو کنہ؟

جناب عطیف الرحمان: یو خبرہ کومہ جی، دے حوالے سرہ۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: خہ حوالے سرہ؟

جناب عطیف الرحمان: ډیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: No, no,no، میں نے آپ کو فلور نہیں دیا ہے۔ Now I am coming to the agenda، بس ډیر بحث اوشو، آئٹم نمبر 5 پلیز۔اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Acting Speaker: 'Privilege Motions': Item No. 5. Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his privilege motion No.132 in the House. Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، تھینک یو۔ یہ جو میری پریولج موشن تھی، یہ محکمہ پبلک ہیلتھ کے خلاف تھی اور اس میں بعض آفیسرز کے مگر وہ میرے پاس آئے تھے، انہوں نے میرا مسئلہ حل کرا دیا ہے تو میں اس پر زور نہیں دیتا۔

Mr. Acting Speaker: Withdrawn?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی۔

Mr. Acting Speaker: Withdrawn. Now next one, Mr. Ateef-ur-Rehman, honourable MPA, to please move his privilege motion No. 134 in the House. Mr. Ateef ur Rehman, please.

جناب عطیف الرحمان: ډیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میں نے مورخہ 9فروری 2011 کو حیات آباد فیز تھری زکواۃ کواٹرز میں جلسہ عام کیلئے وقت دیا تھا۔ میں نے ڈی جی، پی ڈی اے قاضی لئیق کو فون کیا

کہ پی ڈی اے کے متعلقہ اہلکار بمقام حیات آباد فیز تھری زکواۃ کواٹرز میں بھیج دیں کیونکہ میں نے منتظمین جلسہ سے وعدہ کیاہے، انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ مقررہ وقت پر متعلقہ اہلکار موجود ہوں گے لیکن جب میں فیز تھری زکواۃ کواٹرز پہنچا تو بغیر کوئی وجہ بتائے موقع پر پی ڈی اے کا کوئی اہلکار موجود نہ تھا جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا هلته کښې زمونږ Gathering وو، په هغه ځائے کښې د خلقو معمولي معمولي مسائل وو، ما ډی جی، پی ډی اے ته ټیلیفون اوکړو، ما وئیل ډی جی صاحب! مهرباني اوکړه، ستاسو چه کوم متعلقه سټاف دے، تاسو هلته کښې دا راواستوئ۔ حالانکه ما سره ئے Commitment اوکړو چه زه به د هغے نه مخکښې، ستاسو نه مخکښې به ما هلته کښې کسان لیږلي وی او چه د هغه ځائے Related څه مسائل وی، هغه به ان شاء الله مونږ فوری طور باندے تاسو ته حل کړو، هغه خلقو سره ما وعده کړے وه، چونکه جناب سپیکر صاحب، په هغه موقع باندے د پی ډی اے هیڅوک نه وو راغلی نو زما دا گزارش دے چه زما دا تحریک استحقاق د کمیټئ ته حواله شی۔ مهرباني۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، دا عاطف خان چه کومه خبره اوکړه، دوئ خو دا وئیلی دی چه یره ما هلته جلسه کوله، جلسه کښې او پبلک میټنگ کښې خو زما خیال دے د افسرانو څه ضرورت نه وی خو دوئ چه کومه خبره اوس اوکړه چه هلته داسے څه معمولی لږ ډیر کارونه پکار وو چه هغوی راغلی وے، ما ترینه تپوس کړے دے سپیکر صاحب، هغوی ما ته دا جواب راکړے دے چه مونږ دے ضمن کښې انکوائری کوؤ چه ډی جی آرډرز ورکړی وو هلته ډائریکټر ته، Concerned سړی ته چه خامخا لاړ شئ، هغه نه دے تلے، ولے نه دے تلے؟ د دے انکوائری رپورټ به راشی ان شاء الله، زه به دوئ سره کښېنم او دوئ سره به خبره اوکړم او دوئ به Satisfied کړو ان شاء الله او زما ریکویسټ دے، زما ریکویسټ دے چه دوئ د دا استحقاق واپس واخلی، زه به د دوئ ډیر مشکور یمه۔

جناب قائم مقام سپیکر: ټهیک شوه۔

جناب عطیف الرحمان: تھیک شوہ جی۔

تحاریک التواء

Mr. Acting Speaker: Item No. 6. 'Adjournment Motions': Mr. Abdul Akbar Khan, honourable MPA, to please move his adjournment motion No. 241 in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ یہ ایک معمولی سی تحریک التواء ہے جی، کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ صوبہ بھر میں شوگر کین سیس کے فنڈ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ شوگر ملیں بہت کم فنڈز اکھٹا کر رہی ہیں جس سے کوئی روڈ نہیں بن سکتا اور کاشتکاروں کو بہت تکلیف ہے، اس لئے کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر، یہ بہت Simple سی ایڈ جر نمنٹ موشن ہے، یہ شوگر ملز جو ہیں، وہ شوگر کین سیس کا فنڈ پچیس پیسے فی من اکٹھا کر رہی تھیں، میرے خیال میں اب Fifty paisa ہو گیا ہے لیکن آپ دیکھیں، ابھی پچاس لاکھ پر ایک کلو میٹر روڈ بنتا ہے تو پچاس پیسے فی من اگر وہ یہ فنڈ دیتی ہیں گورنمنٹ کو، تو اس سے میرے خیال میں سارے صوبے میں ایک کلو میٹر یا دو کلو میٹر سے زیادہ روڈ نہیں بن سکتا اور چونکہ یہ فنڈ Basically create اس لئے کیا گیا تھا کہ وہ علاقے جہاں پر شوگر کین پیدا ہوتا ہے، اسی علاقے میں جب روڈز کی حالت خراب ہو گی تو اسی فنڈ سے وہ روڈز بنائے جائیں گے، اس لئے میری حکومت سے یہ درخواست ہے کہ 1960 میں یہ فنڈ مقرر ہوا تھا، یہ جو ریٹ ہے، تو اب شوگر ملز جو کہ ابھی Hundred سے Above پر من لے رہی ہیں تو کم از کم اس کو ایک روپیہ فی من کیا جائے تاکہ اس سے کچھ روڈز بن سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

جناب محمد شجاع خان وزیر (خوراک): شکریہ۔ جناب سپیکر، عبدالاکبر خان نے جس طرف توجہ دلوائی ہے، یہ جو شوگر سیس ہے، پچیس پیسے اس میں زمیندار سے اور پچیس پیسے مل والوں سے یہ ٹیکس Collect ہوتا تھا۔ پچھلے مہینے میٹنگ میں 100 percent اضافہ کر کے اس کو ایک روپیہ کر دیا گیا ہے اور جس طرح یہ کہہ رہے تھے کہ ان پیسوں سے بہت مشکل تھا کہ کسی روڈ کی تعمیر ہو، تو اس کو خرچ کرنے کا طریقہ کار اس

طرح تھا کہ پہلے ڈپٹی کمشنر اور ڈی سی اوز نے نمائندے رکھے ہوئے تھے اور اسی ہاؤس میں جب یہ بات سامنے آئی کہ ان پیسوں کا کبھی کچھ پتہ نہیں چل سکتا تو اس کو اس دفعہ Revise کیا گیا ہے کہ جس طرح ٹوبیکو سیس ہے یا جس طرح نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے پیسے جا رہے ہیں، اسی طرح سمری چیف منسٹر صاحب کو ہم نے بجھوادی ہے کہ شوگر سیس کے جو پیسے ہیں، ایم پی ایز نشاندہی کریں اپنی سکیمز کی، تاکہ ان کے درمیان وہ ہو سکے۔ تو پچھلے سال جو۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، میں پوچھتا ہوں کہ کیا منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> مسٹر عبدالاکبر خان، جی پلیز۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> کیا منسٹر صاحب کچھ بتا سکتے ہیں کہ کتنے پیسے اس وقت شوگر کین کے۔۔۔۔۔

<u>وزیر خوراک:</u> پچھلے سال کوئی ایک کروڑ انچاس لاکھ روپے۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> منسٹر صاحب۔

<u>وزیر خوراک:</u> پچھلے سال کوئی ایک کروڑ انچاس لاکھ روپے جمع ہوئے تھے اور اس Increase کے بعد، کیونکہ یہ Increase ابھی کی گئی ہے اور ابھی تک یہ شوگر سیس مکمل طور پر جمع نہیں ہوا ہے تو یہ کوئی تقریباً دو کروڑ سے ڈھائی کروڑ کے درمیان یہ پیسے انشاءاللہ جمع ہونگے۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Next one, Ms. Nighat Yasmin Orkzai, the honourable MPA, to please move her adjournment motion No. 246 in the House.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں ایک نہایت اہم اور فوری مفاد عامہ سے متعلق امر کی جانب ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ سوئی نادرن نے بھی واپڈا کی طرح عوام کو ستانے کا وطیرہ اختیار کرنا شروع کیا ہے، حالانکہ قبل ازیں سوئی نادرن کے دست بد سے بظاہر لوگ محفوظ تھے لیکن اب گیس لوڈشیڈنگ اور گیس کے کم دباؤ کے باوجود اس کے اٹکل پچو پر بھاری بلوں نے لوگوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے جو بادی النظر میں اپنی شاہ خرچیوں میں اضافہ کرنے اور عوام کی پریشانی اور اذیت میں مبتلا کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ وفاقی حکومت کو بھی بدنام کرنے کا شاخسانہ لگتا ہے، لہذا ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، بہت مختصراً طور پر میں یہ بتانا چاہونگی کہ جیسے واپڈا جو ہے تو وہ اپنا خسارہ پورا کرنے کیلئے، اپنے Losses پورے کرنے کیلئے ایک عام آدمی، اگر کسی گھر میں ایک بلب ہوتا ہے یا ایک پنکھا چلتا ہے تو اس پر بھاری بلز جو ہیں، بھیج دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اب ہمارے خیبر پختونخوا کے لوگ جو کہ کتنے ہی مسائل میں گرفتار ہیں، اس محکمے نے بھی اب یہ کام کرنا شروع کر دیا ہے کہ اگر کسی کے گھر میں ایک ہیٹر ہے تو ان کے گھر میں ایک غریب آدمی جو کہ بہ ظاہر تین ہزار روپیہ ماہانا کماتا ہے تو وہ پانچ ہزار یا چھ ہزار یا سات ہزار روپے اس سوئی گیس کی مد میں کیسے اپنا بل دے گا؟ اور اگر نہیں دے گا تو اس کا میٹر کاٹ دیا جائے گا۔ آپ کے توسط سے میں حکام بالا تک یہ بات پہنچانا چاہتی ہوں کہ مہربانی کریں اور اس خیبر پختونخوا کے ان غریب عوام پر یہ جو بوجھ ہے، اس کو کم کریں اور جو اتنے بھاری بھرکم بلز آرہے ہیں، مطلب اگر ایک ہیٹر ہے یا ایک گیس کا چھوٹا سا چھولہا جل رہا ہے تو اس پر ہزاروں روپے کے جو بلز آرہے ہیں تو اس مد میں جناب سپیکر صاحب، کچھ کارروائی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ښوک به جواب ورکوی، بشیر بلور صاحب! تاسو به ورکوئ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ښنګه چه دوئ دا خبره اوکړه، مونږ دوئ سره Agree کوؤ خو دا به بیا هم ریکویسټ اوکړم، تاسو دا جی ایم دلته رااوغواړئ خپل دفتر ته چه هغوی سره خبره اوشی چه دا ولے دلته زیاتے کیږی؟ او پکار نه ده چه دلته لوډ شیډنګ اوشی او پکار نه ده چه دلته خلقو ته تکلیف اورسی۔ مونږ خو دے نه انکار نه کوؤ چه دوئ څه اووئیل، مونږ به ورسره Accept کړو او دا جی ایم تاسو رااوغواړئ او هغوی سره مونږ هم رااوغواړئ او دوئ به ورسره هم کښینی او خبره به پرے اوکړو چه دے به څه حل کوؤ؟

جناب قائم مقام سپیکر: ما وئیل که تاسو ئے پخپله رااوغواړئ نو ښه به نه وی؟

(قہقہہ)

سینیئر وزیر (بلدیات): جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چه ګورنمنټ ئے پخپله رااوغواړی او مطلب دا دے چه دوئ کښینی او دا اوشی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب، میں بڑی دیر سے آپ کی توجہ لے رہا تھا۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محمد جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی میں آپ کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہ رہا تھا، میں یہاں Wait کر رہا تھا۔ ایک عرصے سے میری ایک ایڈ جرنمنٹ موشن یہاں پر پڑی ہے اور مجھے آج خدشہ بھی ہے اور یقین بھی ہے کہ شاید یہ اجلاس آج آپ ختم کر دیں گے، وہ ایڈ جرنمنٹ موشن بہت ضروری تھی، اگر وہ پہلے ڈسکس ہو جاتی، لاہور میں تین آدمی ریمنڈ ڈیوس کے ہاتھوں مرے ہیں۔ جب بھی ہم کوئی ایڈ جرنمنٹ موشن یہاں لے کر آتے ہیں کہ جج کے متعلق بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جناب یہ فیڈرل ایشو ہے، ہم کہتے ہیں کہ یہاں ڈرون اٹیکس ہو رہے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ فیڈرل ایشو ہے، میں نے یہاں کہا تھا کہ یہاں اس صوبے میں بلیک واٹر ایجنسی کے لوگ اسلحہ لے کر گھوم رہے ہیں، ان کے پاس اسلحہ ہے، ان لوگوں نے یہاں گھر لیے ہوئے ہیں، اتنی بڑی تعداد میں وہ لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں، جناب سپیکر، میری ریکویسٹ ہے، میں کئی دفعہ چلا چلا کر اس اسمبلی میں کہہ چکا ہوں کہ ہماری ایڈ جرنمنٹ موشنز جو ہیں، وہ اس اسمبلی میں پڑی ہیں۔ ایک دفعہ مجھے واپس کی گئی ہے تو میں نے دوبارہ جمع کی ہے، ہمارے پاس اور کوئی فورم موجود نہیں ہے کہ ہم جا کر یہ بات ڈسکس کریں، نیشنل اسمبلی میں اگر کرنی ہے تو نیشنل اسمبلی کے ممبرز کریں گے لیکن اگر ایک امریکن کو بچانے کیلئے پوری امریکن حکومت جو ہے، وہ کھڑی ہو گئی اور وہ کہتی ہے کہ جن نے تین آدمیوں کا قتل کیا ہوا ہے، وہ ہمارے حوالے کر و لیکن یہاں ڈپلومیٹ کے روپ میں اور یہاں بلیک گاڑیوں میں ان کے آدمی گھوم رہے ہیں، ان کے پاس اسلحہ ہے، اتنے بڑے گھر لیے ہوئے ہیں اور ہم اس کو ڈسکس نہیں کر سکتے کہ یہ بلیک واٹر ایجنسی کے لوگوں کو پاسپورٹ کیوں دیئے گئے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں اور وہ لوگ یہ کارروائی کیوں کرتے ہیں؟ اگر اس طرح ہم ڈرتے رہے، ہم ان کے متعلق بات نہ کرتے رہے، ہم ان کو ڈسکشن میں نہ لاتے رہے تو پھر ایک دن آ جائے گا کہ وہی جو لاہور میں ہوا ہے، وہ تمام ایریاز میں ہو گا اور میں سمجھتا ہوں کہ آج وقت ہے اور آپ بیٹھے ہوئے ہیں، میری اس ایڈ جرنمنٹ موشن کو آج لایا جائے، ہاؤس اس کو ڈسکس کرے گا کہ واقعی بلیک واٹر ایجنسی موجود ہے تو اس کو کون پاسپورٹ دیتا ہے؟ پاسپورٹ دیتا ہے تو ان کا کام

کیا ہے ؟ اگر ان کا کام ہے کہ وہ اجرتی قاتلوں والا کام یہاں پر ایک دفعہ پھر شروع کریں گے، اسلحہ لے کر گھومیں گے، ان کا کوئی اور ایجنڈا ہو گا جو کہ اس ملک کی سالمیت کے خلاف ہے، جناب سپیکر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جاوید عباسی صاحب نے جو بات کی ہے، میں اپنی ذات کے متعلق بات کرونگی کہ یا تو میں بہت نااہل ہوں کہ امریکہ سے ڈرتی ہوں یا امریکہ کی تنخواہ لیتی ہوں کہ ہم پر یہ دباؤ موجود ہوتا ہے کہ ہم اس فورم پر یہ بات نہیں کرتے۔ جاوید عباسی صاحب نے تین لوگوں کی بات کی ہے کہ ان لوگوں کو مارا گیا ہے، ان کو شہید کیا گیا ہے، وہ تین نہیں تھے، وہ چار تھے کیونکہ ایک شخص فہیم نام کا جو اس کے ہاتھوں شہید ہوا ہے، اس کی بیوہ نے بھی خودکشی کر لی ہے اور اس نے برملا کہا ہے کہ پاکستان کی حکومت سے مجھے انصاف کی توقع نہیں ہے اور یہ بندہ امریکہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں اس فلور سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ اگر امریکہ اتنا ہی انصاف والا ہے اور اگر امریکہ اتنا ہی اصول پرست ہے اور اگر وہ اپنے بندے کیلئے مطالبہ کرتا ہے کہ ہمارا بندہ واپس کر دیا جائے، وہ دن دیہاڑے تین لوگوں کو مار دیتا ہے اور چوتھا ایک کی بیوہ وہ خودکشی کر لیتی ہے تو پھر میں امریکہ سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ وہ ڈاکٹر عافیہ نے بھی اپنے Self defense میں گولی چلائی تھی تو وہ ڈاکٹر عافیہ کو ہمارے حوالہ کرے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ تو آپ کی حکومت۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل، آپ بھی امریکیوں کے، امریکہ کے لوگ کھڑے ہو گئے ہیں، امریکہ کو Defend کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے ہیں، امریکہ کو Defend کرنے کیلئے یہ کھڑے ہو گئے ہیں۔ یہ امریکہ کو Defend کرنے کیلئے عبدالاکبر ہمیشہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میری بات سن لی جائے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، یو خو دا ده چه ایجنډا پاتے ده او زما ریکویسټ هم تا سو ته دا دے چه نن یو بجه د اجمل صاحب فنکشن دے نو زما دا ریکویسټ دے، زه نه غواړم چه تلخی پیدا شی خو اورکزئی صاحبے چه کومه خبره اوکړه، دا یوټرن خو نائن الیون کښے خلقو اغستے وو، دا خو د دوئ حکومت وو چه دا خلق دلته راغلی دی، (تالیاں) زمونږ په حکومت کښے خو نه دی راغلی، دا خو د جنرل مشرف دوئ په وخت کښے دا خلق راغلی دی، دا خو ټوله تباهی هغوی جوړه کړه۔ که چرے دوئ یوټرن نه وے اغستے، امریکے سره نه وے ولاړ، دا ډرون حملے به نه کیدے، دوئ خپل جهازونه خپلے اډے ورله ورکړے دی، پنجاب کښے ټولے اډے هم د دوئ حکومت ورکړے وے، دا مونږه باندے (تالیاں) Blame لګوی، مونږ خو بیا هم ورته ولاړ یو او دا وایو چه دا کیس په عدالت کښے دے، عدالت چه هر څه فیصله کوی نو دا حکومت به ئے هم منی او مرکزی حکومت به ئے هم منی۔ مونږ ئے Condemn کوؤ، دا خو د دا سے خبرے نه کوی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Acting Speaker: Now coming to item No. 9, 'Call Attention Notices': Mr. Gohar Nawaz Khan, honourable MPA, to please move his call attention notice No. 490 in the House. Not present, it lapses. Haji Ghulam Muhammad, honouralbe MPA, to please move his call attention notice No. 949 in the House. Mr. Ghulam Muhammad, please. Ghulam Muhammad Sahib.

جناب غلام محمد: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ سال کے بد ترین سیلاب کی وجہ سے بالعموم ملاکنڈ ڈویژن اور بالخصوص ضلع چترال میں سول چینل کے ہیڈ زبری طرح متاثر ہوئے جس کے نتیجے میں اس وقت چاول اور جوار کی فصلیں تباہ ہوئیں اور اس طرح سیب کے باغات کو پانی نہ ملنے کی وجہ سے تباہ ہوگئے ہیں۔ حکومت کی جانب سے Irrigation Flooded Division کو یہ ہدایت جاری ہوئی تھی کہ متاثرہ سول چینل کیلئے پی سی ون تیار کیا جائے، پی

سی ون تیار ہوااور ابھی تک صوبائی حکومت نے یہ سکیمیں منظور نہیں کیں۔ چونکہ مارچ میں دوبارہ نالوں میں پانی آئے گااور اس سال بھی یہ فصلیں تباہ ہونے کااندیشہ ہے، لہذامیری حکومت سے استدعاہے کہ جلد سے جلد یہ سکیمیں منظور کرائی جائیں تاکہ عوام میں جو بے چینی پائی جاتی ہے، وہ ختم ہوسکے۔

جس دن بارہ تاریخ کو قائمہ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا تھا، جس میں آپ خود بھی تشریف فرما تھے اور میں نے یہ پوائنٹ ادھر بھی Raise کیا تھا۔ جناب سپیکر، ابھی وقت ہے کیونکہ پندرہ مارچ کے بعد گلیشئر کا پانی دوبارہ ان نالوں میں آجائے گا اور یہ ہیڈز دوبارہ خراب ہوں گے۔ اب میں یہ تجویز دیتاہوں کہ اگر حکومت کے پاس سول چینل کی بحالی کیلئے کوئی دوسرا آپشن ہے تو میں یہ Suggestion دیتاہوں، یہ تجویز دیتاہوں کہ کم از کم چینل کے ہیڈز گورنمنٹ بنائے اور باقاعدہ جو Earth work ہو گا یا آگے لیجانے کا کام ہو گا، وہ عوام خود کرنے کیلئے تیار ہیں، لہذا بشیر بلور صاحب تو تشریف رکھتے ہیں، وہ ہمیں اس کا صحیح جواب دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: Minister concerned تو نہیں ہیں، آپ جواب دیں گے۔ بشیر بلور صاحب، ستا سو یو وزیر هم نشته سر ؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، دا غلام محمد خان چه کومه خبره اوکړه، زه مکمل ده سره اتفاق کوم او دا تې بریک کښے به ټیلی فون اوکړم پی اینډ ډی والو ته چه دا پی سی ون تیار دے نو په دے کار ولے نه شروع کوئ؟ ایریګیشن والو سره به هم خبره کوم ان شاءالله او د دوئ دا بالکل ټهیک خبره ده چه هلته ضرورت دے، دا د زر تر زره اوشی نو خبره کوؤ چه زر تر زره دا ان شاءالله اوشی۔

جناب غلام محمد: سر، سی ایم صاحب کو بھی Summary put کی ہے، آپ سی ایم سے بات کریں کہ وہ جلد سے جلد یہ نمٹائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں نے جیسے عرض کیا، معافی چاہتاہوں کہ میں نے جیسے عرض کیااور آپ نے جو فرمایاتو وہ میں نے کہاہے کہ میں پی اینڈ ڈی والوں سے بھی پوچھتاہوں، پی سی ون جب تیار ہے، ایری گیشن

ڈیپارٹمنٹ سے بھی پوچھتا ہوں کہ اس پر کام کیوں نہیں ہوا؟ انشاءاللہ جلد سے جلد کام کرائیں گے اور اگر آپ کا کوئی بھی پرابلم ہو، آپ ٹی بریک میں بیٹھیں، انشاءاللہ اس کو حل کریں گے۔

Mr. Acting Speaker: Mr. Sher Shah Khan, honourable MPA, Mr. Rahmat Ali, the honourable MPA, Mr. Jafar Shah, MPA and Mr. Waqar Khan, MPA, to please move their joint call attention notice No. 495 in the House. Mr. Sher Shah Khan, please.

جناب شیر شاہ خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع سوات کے کوٹہ میں مقامی امیدواروں کیلئے 250 پولیس کانسٹیبلز کی آسامیاں مختص ہیں جن پر مقامی امیدوار جو کہ معیار پر پورا اترتے ہوں، انٹرویوز کرکے بھرتی کیا جانا تھا۔ ابھی معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ آسامیاں ضلع تورغر کو شفٹ کی جارہی ہیں جو کہ سوات کے لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ حکومت اس کی وضاحت فرمادے اور یہ کہ ان آسامیوں پر ضلع سوات کے امیدواروں کو بھرتی کیا جائے۔

یو منټ، یو منټ۔ سپیکر صاحب، یو منټ د پاره د خبرے اجازت راکړئ۔۔۔۔

Mr. Acting Speaker: Please go.

جناب شیر شاہ خان: جی دا زمونږ د سوات پولیس کښے بهرتی وه، یو 250 پوسټونه پاتے دی، زمونږ دا ګیله نشته چه تور غر له د ایک هزار پوسټونه ورکړی خو زمونږ په سوات کښے چه کوم حالات تیر شوی دی یا چه کومه دهشت ګردی تیره شوے ده، د هغے په مناسبت سره چه دا 250 پوسټونه هلته نه ډک شی، مونږ وایو چه دا هم کم دی، پکار ده چه صوبه نور پوسټونه هلته کښے مختص کړی او هلته زیات پوسټونه ورکړی ځکه چه دا آرمی زمونږ تلو والا ده او پولیس ډیپارټمنټ کښے چه کوم سړے بهرتی شی، هغه نهه میاشتے بیا ټریننګ کوی او ټریننګ چه کوی نو د هغے نه بعد بیا سوات ته راځی نو زمونږ ګزارش دا دے، د سوات د ایم پی ایز چه یره زمونږ دا 250 کسان چه کم از کم خو بهرتی شی، که نوره اضافه کوی او که نه کوی خو دا چه کم از کم بهرتی شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو څه وایئ؟

جناب وقار احمد خان: نہیں سر، یہ کافی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: Sufficient، ٹھیک دہ۔ بشیر صاحب! د دوئ دا۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا چہ کوم د دوئ خپل کال اٹینشن نوٹس دے، دا دوئ سرہ ما خبرہ کڑے وہ، نو ما دا خبرہ ہلتہ ډی آئی جی سرہ اوکڑہ، سپیشل فورس ہم ٹولو نہ زیات دوئ تہ ورکڑے شوے دے، دوئ د خالی ما تہ دا اوبنائی چہ د دوئ د یو ایم پی اے حلقہ کبنے یا یو یونین کونسل کبنے څومرہ څومرہ کسان د دوئ بھرتی شوی دی؟ آرمی ہم ہلتہ شتہ، اوس ئے ہم بجٹ پاس کڑے دے، مونږ سرہ دے وخت کبنے داسے بلہ ذرائع نشتہ چہ مونږ دا دوہ نیم سوہ کسان چہ کوم دی، دا مونږ تور غر تہ پہ دے لیږو چہ ھغہ نوے ډسٹرکٹ جوړ شو، مونږ کوشش کوؤ چہ Next Financial Year دوئ تہ دا ہم ورکوؤ خو فی الحال مونږ سرہ داسے څہ گنجائش نشتہ، مونږ دے حالاتو کبنے دا خپل بجٹ Revise کولے ہم نہ شو نو پہ دے وجہ باندے دا دوہ نیم سوہ چہ کوم سینکشن شوی دی، ھغہ صرف Temporary غوندے پوسٹونہ دی، دا مونږ ہلتہ ٹرانسفر کوؤ او دا تقریباً زما خیال دے چہ زہ اوس خبرہ نشم کولے چہ څومرہ د دوئ یو یو یونین کونسل کبنے ایلیٹ فورس وو، څومرہ د دوئ ہلتہ ھغہ Temporary فورس وو، ھغہ مو ټول د دوئ پہ وینا اغستی دی خو ہلتہ آرمی موجود دہ، داسے ہیڅ دوئ تہ پرابلم نشتہ، دوہ نیم سوہ کسانو باندے ملاکنډ ډویژن تہ ہیڅ پرابلم نہ جوړیږی۔ دوئ سرہ ہلتہ فورس شتہ او دا مونږ تہ، د حکومت مجبوری دہ، پکار دہ چہ زمونږ مجبورئ تہ دوئ لږ غور اوکړی، مونږ تہ ہلتہ دے وخت کبنے، مونږ بجٹ کبنے امنډمنټ نہ شو کولے، پہ دے دا خواست کوم چہ دا د دوئ Attention وو، مونږ تہ منظور دے، ان شاءاللہ دے باندے بہ غور کوؤ۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک شوہ، ٹھیک شوہ۔

جناب شیر شاہ خان: سپیکر صاحب، دا د ملاکنډ ډویژن نہ دی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیر شاہ خان۔

جناب شیر شاہ خان: سپیکر صاحب، دا پوسٹونہ صرف د سوات دی، دوہ نیم سوہ پوسٹونہ چہ دی، ھغہ صرف د سوات دی، د ملاکنډ ډویژن نہ دی۔ یو گزارش مو

دا دے او بل گزارش مو دا دے ، دا ٹھیک دہ چہ د ٹولے صوبے خلقو بہ قربانی ورکڑی وی خو د سوات د خلقو د وینو لختی بھیدلی دی نو زہ خو وایم چہ دا دوہ نیم سوہ نہ، چہ دوہ نیم زرہ ورلہ دا صوبہ ورکڑی، دا خو دوہ نیم سوہ دی چہ دا دوہ نیم زرہ کڑی، فی الحال زمونږ دا دوہ نیم سوہ پوسٹونہ دی، ھلتہ خلق د دے پہ طمع دی، خلق انٹرویوز تہ تلی دی نو چہ کم از کم دا بحال کڑی۔ حکومت د تور غر تہ پینځہ سوہ نہ، زر پوسٹونہ د ورتہ ورکڑی خو زمونږ دا دوہ نیم سوہ پوسٹونہ د ھلتہ بحال کڑی جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زما عرض دا دے چہ دوئ د حکومت توجہ مبذول کڑہ او حکومت وائی چہ مونږ بہ گورو چہ څہ کیدے شی نو ھغہ بہ کوؤ۔ بس د دے نہ پس نور څہ داسے خبرہ کہ وی نو بیا د سوال راوړی، د ھغے بہ جواب ورکړو۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک دہ۔ نصیر محمد خان ، نصیر محمد میداد خیل۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔ سر، میں نے ایک پریویلج موشن یہاں پر غلط جواب دینے پر پیش کی تھی جس کو پینڈنگ رکھ دیا گیا تھا۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کس وزارت سے ہے؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: یہ وزارت کھیل اور ثقافت کے بارے میں ہے۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اچھا۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: اور وہ ہمارے ڈسٹرکٹ لکی مروت میں جو کمیٹی تھی، جنہوں نے وہاں پر Employment کی تھی اور غلط جواب دینے پر پھر اس کو پینڈنگ رکھ دیا گیا تھا، خوش قسمتی سے آج صبح وزیر کھیل وثقافت تشریف لائے تھے لیکن اس وقت پھر وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں تو میری درخواست ہے کہ اس پریویلج موشن کو کل کیلئے رکھ دیا جائے۔

آوازیں: آج اجلاس ختم ہو رہا ہے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: اگر آج اس کو پھر، آج رکھ دیں تو پھر۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سلسلے میں۔۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے، میں آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں۔ نصیر محمد صاحب! For your kind information، دا تاسو پیش کړے وو او په دے باندے ووټنګ هم شوے وو او دا بیا Defeat شوے وو۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: دا بیا پینډنګ اوساتلے شو۔

جناب قائم مقام سپیکر: هں جی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: پینډنګ اوساتلے شو جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: پینډنګ نه وو، دا ما اوکتلو۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: پینډنګ وو جی، دلته پینډنګ وو او په هغه وخت باندے منسټر اووئیل چه دا به مونږ پینډنګ اوساتو نو مونږ ورته اووئیل چه پینډنګ ئے اوساتئ۔ فیصله پرے نه ده شوے جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: دا ګوره، دا ستا چه کوم دغه دے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: نو که تاسو په خپل کتاب کښے ور باندے فیصله لیکلے وی، هغه خو بیله خبره ده جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: 5 جنوری 2011 باندے تاسو پیش کړے وو او بیا مطلب دا Defeat شوے دے په 13 جنوری 2011 باندے، دا اوس زما سیکرټریټ خو دروغ نه شی وئیلے۔ بهئی مطلب دا دے چه It has been defeated now۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، دلته چه دا موجود وو، مونږ ته هغه وخت کښے لاء منسټر صاحب په دے باندے جواب راکړے وو۔

Mr. Acting Speaker: Now coming to the next item, item No. 8.

Mr. Sardar Hussain Babak Sahib, قاضی صاحب نہیں ہیں، آپ ان کے وہ کر لیں گے۔ honourable Minister for Elementary and Secondary Education on behalf of Qazi Muhammad Asad, Minister for Higher Education, to please move his resolution under Article 128 (2) regarding

extention in the Khyber Pakhtunkhwa, Iqra National University Ordinance, 2010, Ordinance No. (IX), sorry (VII) of 2010. Honourable Minister Sardar Hussain Babak Sahib, please.

نکتہ اعتراض

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> پوائنٹ آف آرڈر سر، جو رولز میں لکھا گیا، رول (2)124 میں، میں آپ کی توجہ اس کی طرف دلانا چاہتا ہوں، “A Minister, who wishes to move a resolution, shall give three days’ notice of his intention to do so and shall submit, together, with the notice a copy of”-----

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Please refer to the rule, which rule are you reading?

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> 124 (2).

<u>Mr. Acting Speaker:</u> One fourty ?

<u>Minister for Elementary and Secondary Education:</u> 124.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> 124 (2).

<u>Mr. Acting Speaker:</u> 124. ایک منٹ میں دیکھتا ہوں، Yes please, read out.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> A Minister who wishes یہ پہلے والا جو ہے، یہ تو پرائیویٹ ممبر کیلئے، میں Concerned کیلئے جو Specific ہے، اس کی طرف آتا ہوں: “A Minister, who wishes to move a resolution, shall give three days’ notice of his intention to do so and shall submit, together, with the notice a copy of the resolution which he intends to move” ایک تو سر، Three days نوٹس کیلئے ان کا وہ ہے۔ دوسرا جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک Important point کی طرف دلانا چاہتا ہوں، یہ رول 22 جو ہے پھر خاص کر آپ 24 کا دیکھیں۔

“24 List of Business. - (1) A list of Business for each day shall be prepared by the Secretary and a copy thereof shall be made available for the use of every Member and other person entitled under the Constitution to take part in the proceedings of the Assembly.

(2) Save as otherwise provided in these rules:-

(a) the business for the day shall be transacted in the order in which it appears in the List of Business for that day;

(b) no business, not included in the List of Business

سر، میرا جو Main stress ہے، وہ اسی پر ہے کہ No business, not included in the List of Business, shall be transacted at any sitting, except Business of a formal or ceremonial nature which may be permitted by the Speaker”۔ جناب سپیکر، صرف Ceremonial اور اس کیلئے بھی آپ کی اجازت کی ضرورت ہو گی کہ اگر Ceremonial کیلئے بھی کوئی ممبر لسٹ آف بزنس دینا چاہے لیکن سر، یہ تو اضافی ایجنڈا ہمارے پاس آیا ہے، اس کا (c) جو ہے “(c) no business requiring notice shall be set down for a day earlier than the day following the day on which the period of the notice necessary for that class of business expires”.۔

اب جناب سپیکر، جو (2) 124 میں Three days کا ہے، یہ پھر Bind کرتا ہے کہ جب وہ تین دن نوٹس کا ٹائم پورا نہیں ہو گا تو۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: آپ ذرا رول نمبر 248 دیکھیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: سر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: رول 248 میں جو ہے، With the approval of the Speaker اور اس میں آپ رول 241 کے تحت Empower اور مطلب ہے اس کی Approval سے ہوا ہے، یہ ٹھیک ہے، آپ رول 241 پڑھ لیں۔ سردار صاحب، پڑھ لیں، میں نے رولنگ دیدی ہے، میں نے کر لیا فلور اس کیلئے، سردار حسین بابک صاحب، پلیز۔

مسودہ قانون بابت اقراء نیشنل یونیورسٹی مجریہ 2010 کی مدت میں توسیع

<u>Mr. Sardar Hussain (Minister for Elementary and Secondary Education):</u> Thank you, Mr. Speaker. On behalf of Minister Higher Education, I beg to move that I may be allowed to move a resolution for extension in Iqra University Ordinance, 2010.

<u>Mr. Acting Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution moved. آپ موو کر لیں نا، پھر اس کے بعد۔

<u>Minister for Elementary and Secondary Education:</u> Thank you. In view of proviso to sub clause (2) of Article 128 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Provincial Assembly of the Khyber Pukhtunkhwa hereby resolves that the Iqra National University Ordinance, 2010 (Khyber Pukhtunkhwa Ordinance No.

VII of 2010), which expires on 22-02-2011, shall be extended for a further period of ninety days with effect from the date of expiry of the aforesaid Ordinance. Thank you.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by honourable Minister Education regarding extension in period of Iqra National University Ordinance, 2010, Khyber Pukhtunkhwa Ordinance No. VII of 2010 may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The extension period is granted.

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order, Sir; point of order.

مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی وترقیات کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Acting Speaker: One minute. Item No. 9: Mr. Muhammad Zamin Khan, MPA/Chairman, Standing Committee No. 20 on P&D, to please move for extension in period for representation of the report of the Committee under rule 185 (1) of the Procedure and Conduct of Business Rules. Muhammad Zamin Khan.

اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you, Mr. Speaker.

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے بعد، میں نے اب ان کو فلور دیا ہے پلیز۔

Mr. Muhammad Zamin Khan: Sir, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 20 on Planning and Development Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House. Thank your, Sir.

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that extension may be granted to the honourable Chairman of Standing Committee No. 20, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The'Ayes' have it. The extension period is granted.اب بتائیں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ رول 241 میں جو Residuary power ہے، وہ اسی وقت Exercise کرتے ہیں، جب Specific provision نہ ہو تو آپ ذرا اس کو، میں پڑھتا ہوں سر۔

"241.Residuary powers of the Speaker. - Any matter arising in connection with the business of the Assembly and its Committees, for which no specific provision exists in these rules,"

جناب سپیکر، یہ Exercise سپیکر اس وقت کرتا ہے، جب Specific provision نہ ہو، میں جو رول 24 Quote کر رہا ہوں تو وہ Specific Provision ہے اور وہ تو Specific rule ہے، اس پر آپ Exercise Residuary powers نہیں کر سکتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ دیکھیں، آپ رول 204 بھی دیکھ لیں، ذرا پڑھ لیں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: یہ رول 204 جو ہے-----

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر صاحب، آپ درست فرماتے ہیں لیکن جس طرح میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہم اس اسمبلی کو رولز کے مطابق اور ہم ان کو موقع دے دیتے ہیں، ہمارے ذہن میں نالج ہے، ہم ویسے نہیں بیٹھے ہیں، ہم ہر ایک کو جانتے ہیں اور ایسی بات نہیں، جس طرح وہ جواب دیں گے تو ہم بھی جواب دیں گے، یہ نہیں کہ میں نے رولنگ دے دی، ہم اس کو دیں گے۔

مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Now coming to next one, item No. 10: Mr. Muhammad Zamin Khan, honourable MPA / Chairman Standing Committee No. 20 on P&D, to please present the report of the Committee in the House.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to present the report of the Standing Committee No. 20 on Planning and Development Department in the House.

Mr. Acting Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Acting Speaker: Item No.11: Mr. Muhammad Zamin Khan, honourable MPA / Chairman Standing Committee No. 20 on P&D, to please move that the report of the Committee may be adopted. Mr. Muhammad Zamin Khan, please.
Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you, Sir. I beg to move that the report of the Standing Committee No. 20 on Planning and Development Department may be adopted please.
Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 20 on P&D may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the report is adopted.

یہ ایک مشترکہ قرارداد ہے۔ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب، پلیز۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، اس کیلئے استدعا ہے کہ رول 240 کے تحت رول 124 کو معطل کرکے اس کی اجازت دی جائے۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may relaxed under rule 240, to allow the honourable Members/ Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Members and Ministers, to please move their resolution.

قراردادیں

ڈاکٹر اقبال دین: Thank you very much۔ سر، یہ ایک مشترکہ قرار داد ہے، اس میں جناب قلندر خان لودھی صاحب، جناب سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب، جناب ملک قاسم صاحب، جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، جناب جاوید عباسی صاحب، جناب عبدالاکبر خان صاحب اور میرا نام بھی شامل ہے، میں یہ مشترکہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

"صوبہ پختونخوا کے دو اضلاع کوہاٹ اور کرک میں تیل اور گیس کے کنویں موجود ہیں، جہاں سے تیل اور گیس کی پیدا وار کو تجارتی بنیادوں پر فروخت کیا جاتا ہے ۔ Pakistan Petroleum Exploration and Production Rules, 1986 کی شق 36 (2) کے مطابق صوبوں کو مذکورہ پیداوار پر ساڑھے بارہ فیصد کے حساب سے رائلٹی دی جاتی ہے۔ صوبے میں مذکورہ دو اضلاع میں 2004ء سے تیل اور گیس کی پیداوار شروع ہوئی اور ابھی تک صرف تیل اور گیس کی پیداوار پر رائلٹی کی ادائیگی ہو رہی ہے جبکہ مصدقہ اطلاعات کے مطابق ضلع کوہاٹ میں واقع کنوؤں سے حاصل ہونے والی گیس سے بھاری مقدار میں ایل پی جی تیار کی جاتی ہے اور مارکیٹ میں 86,270 روپے فی میٹرک ٹن کے حساب سے فروخت کی جاتی ہے۔ ایک مصدقہ اطلاع کے مطابق کوہاٹ کے کنوؤں سے 2004ء سے 2010ء تک 21,771 میٹرک ٹن ایل پی جی تیار کر کے فروخت کی گئی۔ وفاقی وزارت پیٹرولیم نے نہ تو صوبہ خیبر پختونخوا کو ایل پی جی کی پیداوار کے بارے میں آگاہ کیا اور نہ ہی واجب الادا رائلٹی ایل پی جی کی فروخت کے حساب سے ادا کی جو کہ صوبے کے ساتھ صریحاً ناانصافی ہے۔ یہ اسمبلی متفقہ طور پر مطالبہ کرتی ہے کہ صوبائی حکومت کو صحیح فروخت شدہ ایل پی جی پر رائلٹی کی ادائیگی کی جائے اور آئندہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ صوبائی حکومت کو ایل پی جی کی پیداوار سے باخبر رکھتے ہوئے رائلٹی ادا کی جائے"۔ مہربانی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: اور بھی پڑھنا چاہتے ہیں؟ میرے خیال میں Sufficient ہو گیا کیونکہ ٹائم کا،

The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker</u>: The 'Ayes' have it; the resolution is adopted unanimously. بی بی! تا سو څه وئیل ؟

<u>محترمہ تبسم شمس</u>: Thank you Mr. Speaker۔ میں ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ چونکہ Rule relax ہے تو مجھے بھی اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر</u>: اجازت ہے۔

<u>محترمہ تبسم شمس</u>: تھینک یو، جی۔ یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ عورتوں پر گھریلو تشدد کے حوالے سے جو بل ہے، Violence Against Women جو سینٹ سے کسی وجہ سے Lapse ہو

گیا تھا، براہ مہربانی اس کو دوبارہ کچھ ترامیم کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ اس پر عمل درآمد شروع کیا جاسکے۔

Thank you very much۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is adopted unanimously. The next one is of Mr. Israrullah Khan Gandapur Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ متعلقہ سیکرٹریٹ کو ہدایات جاری کرے کہ یو ایس ایڈ و دیگر ڈونرز کی طرف سے جاری شدہ اور نئے منصوبے جو کہ ورک پلان کا بھی حصہ ہیں، کی جلد از جلد تکمیل کو نہ صرف فاٹا، ایف آر بلکہ ملحقہ بندوبستی اضلاع میں بھی یقینی بنائے۔ ساتھ ہی وفاقی حکومت متعلقہ سیکرٹریٹ کو ہدایت کرے کہ فاٹا، ایف آر کے ساتھ ملحقہ اضلاع میں بھی اس قسم کے ترقیاتی منصوبوں کی حوصلہ افزائی کرے کیونکہ گاہے بہ گاہے آپریشنز کی وجہ سے ان متاثرہ علاقوں کے افراد ملحقہ اضلاع کا رخ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ان اضلاع کے انفراسٹرکچر پر بوجھ پڑ رہا ہے، اس لئے ان اضلاع کا بھی یو ایس ایڈ و دیگر ڈونرز پروگرام پر حق ہے، لہذا ان اضلاع میں بھی ترقیاتی عمل پر توجہ دی جائے۔ شکریہ، سر۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is adopted unanimously.

ملک قاسم خان خٹک: ما ته هم اجازت راکړه چه زه هم خپل یو ریزولیوشن پیش کړم۔

جناب قائم مقام سپیکر: دا یو شیز نه دے ، د اقبال دین فنا والا ، دا چه کوم اووئیلے شو؟

ملک قاسم خان خٹک: نه نه، دا نه دے سر ، هغه بیل دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: د ډاکټر فنا والا۔ ملک قاسم صاحب، پلیز۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ مشترکہ قرارداد از صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا: جناب ملک قاسم خان خٹک، جناب جاوید اقبال عباسی صاحب، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، جناب اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، جناب قلندر خان لودھی صاحب، جناب عبدالاکبر خان صاحب، جناب بشیر بلور صاحب اور جناب نصیر محمد خان میداد خیل صاحب۔

"یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وفاق میں 10-2009ء کے پی ایس ڈی پی میں ضلع کرک کیلئے MPB-2 شنوار یورینئیم پراجیکٹ کے نام سے جو کہ ایشیاء کا سب سے بڑا پراجیکٹ ہے اور پاکستان اٹامک انرجی کے زیر اہتمام اس کو پانچ سو بلین روپے کی منظوری دی جاچکی تھی، 10-2009 میں اس پراجیکٹ پر کروڑوں روپے خرچ کئے گئے مگر 11-2010 کے پی ایس ڈی پی میں مذکورہ پراجیکٹ پر کام بند کرکے فنڈ نہیں دیا جارہا ہے، جس سے صوبے کے عوام میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے، وزیراعظم پاکستان سے، وزیر خزانہ سے سفارش کرتی ہے کہ منصوبے کی قومی اہمیت کے پیش نظر فنڈ جاری کرکے پراجیکٹ پر کام جاری رکھا جائے جس سے پاکستان کی معیشت میں کافی تبدیلی متوقع ہے"۔ شکریہ جناب۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is adopted unanimously. Now the next one is of Hidayatullah Sahib, Zakirullah Sahib, Badshah Saleh Sahib, Muhammad Zamin Khan.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے قرضہ جات اور یوٹیلٹی بلز وغیرہ معاف کردیئے گئے تھے جس میں سے اب دیر بالا اور دیر پائیں کو نکال دیا گیا ہے۔ جناب والا! دیر پائیں اور بالا کے عوام نے دہشت گردی کا مردانہ وار مقابلہ کیا ہے اور کئی افراد شہید بھی ہوگئے ہیں اور ہر قسم کا کاروبار تباہ ہوچکا ہے، لہذا اسٹیٹ بینک سے جو نوٹیفیکیشن جاری کردیا گیا تو اس میں دیر بالا اور دیر پائیں شامل کیا جائے"۔

جناب قائم مقام سپیکر: بس د وئیلو ضرورت خو نشته، ټول یو شیز دے نو د وینا ضرورت نشته، هغوی اووئیلو۔

جناب بادشاہ صالح: د اپر دیر نه به زه پیش کړم کنه جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بادشاہ صالح صاحب۔

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، "یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے قرضہ جات اور یوٹیلٹی بلز وغیرہ معاف کر دیئے گئے ہیں جس میں سے اب دیر بالا اور پائیں کو نکال دیا گیا ہے۔ جناب والا، دیر پائیں اور دیر بالا کے عوام نے دہشت گردی کا مردانہ وار مقابلہ کیا ہے اور کئی افراد شہید بھی ہو گئے ہیں اور ہر قسم کا کاروبار تباہ ہو چکا ہے، لہذا سٹیٹ بینک سے جو نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہے، اس میں دیر بالا اور پائیں کو شامل کیا جائے"۔ شکریہ۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The ‘Ayes’ have it; the resolution is adopted unanimously. “In exercise of the power conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Barrister Syed Masood Kausar, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Monday, 14th February, 2011 till such date as may hereafter be fixed”. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کر دیا گیا)